Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 12

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

2 ربیع الاوّل 1428 ہجری 22 اَمان 1386 ہش 22 مارچ 2007ء

قادیان 17 مارچ 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے قرآن وحدیث اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی صفت مالک یوم الدین کا تذکرہ فرمایا۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

دُعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کرسکتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَاسَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّی قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوالِی وَلْیُؤْمِنُوابِی لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ (البقرہ:781)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کیلئے بابُ الدُّعا کھولا گیا تو گویا اس کیلئے رحمت کے دروزے کھول دئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلے پر جو آچکا ہے اور اس کے مقابلہ پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح باللہ)

☆...... ایک روایت میں آتا ہیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب دعوت المسلم مستجابۃ)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''دُعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کرسکتا ہے جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے۔ جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آسکتا ہے ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آجاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا متولی ہو جاتا ہے اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولی کے بغیر انسان کی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے جب انسان حد بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں ناکامیوں اور قسماقسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ان سے بچنے کیلئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ، تعلق حکام کے ذریعہ، قسماقسم کے حیلے وفریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کی راہ نکالتا ہے لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب اگر ان دنیاداروں کے غموم وہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب کے مقابل اول الذکر جماعت کے مصائب وشدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کرسکتے۔ انکی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے تولی میں پھر رہے ہیں'' (ملفوظات جلد 7 صفحہ 61-60)

'وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے وہ ایک تندسیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں، تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے ساتھ پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینے میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کیلئے اندھیری کوٹھریوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق و وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا دنیا کے شوروغوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کرلو اور شکست کو قبول کرلو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے۔ اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کیلئے اس کی ایک الگ تجلی ہے۔ جس کو دنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اور خدا ہے۔ حالانکہ اور کوئی خدا نہیں مگر نئی تجلی اس کو نئے رنگ میں ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کے شان میں اس تبدیلی یافتہ کیلئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا یہی وہ خوارق ہے۔

غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اس کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے'' (لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 228-222)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ناسمجھی یا شرارت؟ !

راشٹر وانی پرکاشن بی 97 چینک اپارٹمنٹ اہنسا مارگ سیکٹر ۹ روہنی دلی سے 2003 میں ایک کتاب ’’سکھ کا سپنا‘‘ شائع ہوئی ہے جسے شنکر گنگو اُپادھیائے نے ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کیصفحہ 19-18 پر ایک کہانی بعنوان ’’محنت کی کمائی‘‘ درج ہے کہانی کچھ اس طرح ہے۔

’’حضرت محمد کے پاس ایک بھکاری آیا اور اُس نے خدا کے نام پر اُن سے بھیک مانگی حضرت نے اس کی طرف دیکھا اور اس کے ہاتھ پیر صحیح سلامت دیکھ کر اس سے سوال کیا اے خدا کے نیک بندے تیرے پاس کیا ہے اور کیا نہیں ہے؟

اس ہٹے کٹے بھکاری نے جواب دیا حضور میرے پاس دو برتنوں اور ایک پھٹی چٹائی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

حضرت اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے اچھا میں تمہاری مدد ضرور کروں گا مگر اس کے بدلے میں تمہیں میرا ایک کہنا ماننا ہوگا۔ بھکاری نے کہا آپ جو کہیں گے میں ضرور کروں گا۔ حضرت نے کہا ٹھیک! تو آؤ میرے ساتھ۔ حضرت محمد اس آدمی کو لیکر بازار گئے اور وہاں انہوں نے اس کے دونوں برتن بیچ ڈالے اس طرح جو پیسے ملے اُن سے انہوں نے ایک کلہاڑی اور تھوڑا سا آٹا خریدا۔ دونوں چیزوں کو بھکاری کے حوالے کرتے ہوئے حضرت محمد نے کہا ’’اس آٹے سے آج کی روٹی کھانا۔ یہ کلہاڑی لے کر کل صبح جنگل میں جانا اور دن بھر لکڑی کاٹ کر اُسے شام کو بازار میں بیچ دینا تمہیں جو بھی پیسے اپنی محنت کی کمائی سے ملے ان کی روٹی کھانا آئندہ بھیک کبھی نہیں مانگنا بھیک سے انسان کاہل اور پست ہو جاتا ہے محنت کی کمائی سے انسان کی رُوح زندہ اور روشن رہتی ہے اور انسان ایک نہ ایک دن اوپر اُٹھتا ہے بھیک مانگ کر کھانے والا دن بدن نیچے ہی گرتا جاتا ہے۔‘‘

جہاں تک اس کہانی کا تعلق ہے تو نفس مضمون تو ٹھیک ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بھیک مانگنے سے اور اس کو پیشہ کے طور پر اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اور محنت کی کمائی کھانے کی نصیحت فرمائی ہے اور مذہب اسلام میں بھیک مانگنے کو چاہے سادھو بن کر ہی بھیک اور بھکشا مانگی جائے سخت مکروہ سمجھا گیا ہے۔ یہاں تک کی اس کہانی سے ہم متفق ہیں لیکن کتاب میں اس کہانی کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بھکاری کو تصویر کی شکل میں بھی دکھایا گیا ہے۔ ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ بھکاری آپؐ سے بھیک مانگ رہا ہے اور کہانی کی دوسری تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ آپؐ اس کو ایک کٹورے میں آٹا دے رہے ہیں اور آپؐ نے دوسرے ہاتھ میں کلہاڑی پکڑی ہے جو آپؐ اس کو جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لانے کیلئے دے رہے ہیں۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں میں آنحضرت ﷺ کی فرضی تصویر بنانا سخت ممنوع ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیمرہ تو تھا نہیں لہٰذا آج اگر کوئی آنحضرت ﷺ کی تصویر بنائے گا تو وہ ہاتھ کی بنی ہوئی بناوٹی اور فرضی ہوگی۔ اور مسلمانوں میں بالاتفاق فرضی تصویر ممنوع ہے۔ لہٰذا دیگر مذاہب کے لوگوں کو مسلمانوں کے احترام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصویر چاہے ان کے نزدیک تعلیم دینے کی خاطر ہی کیوں نہ ہو ہرگز نہیں بنانی چاہئے۔ ہر شخص چاہے دوسرے مذہب کی روایات اور اصولوں کو نہ مانے لیکن اسے ان کے اصولوں کی توہین نہیں کرنی چاہئے۔ سکھوں میں بابا نانک جی اور دیگر گورو صاحبان کی ہاتھ سے بنائی گئی تصویر ان کی کتب میں شائع کی جاتی ہیں گھروں میں کیلنڈروں میں لٹکائی جاتی ہیں لیکن گورو صاحبان کی ایکٹنگ کرنا ممنوع ہے۔ ان کی مورتیاں بنانا ممنوع ہے۔ لہٰذا دوسرے مذاہب والوں کو اگر وہ چاہیں تو اپنی کتب وغیرہ میں صرف تصویر کی اجازت تو ہو سکتی ہے لیکن اگر کوئی دوسرے مذہب والا ایسا ڈرامہ بنائے گا جس میں گورو نانک جی کا رول دکھایا جائے گا تو اس سے سکھوں کو اعتراض ہوگا اور ان کا اعتراض واجبی ہوگا۔ البتہ ہندو مذہب میں شری کرشن جی شری رام چندر جی اور دیگر دیوی دیوتاؤں کی ہاتھ سے بنی تصاویر کو نہ صرف شائع کیا جاتا ہے گھروں کیلنڈروں میں لٹکایا جاتا ہے ان کی مورتیاں بنائی جاتی ہیں بلکہ ڈراموں کے ذریعہ ان کے کردار بھی نبھائے جاتے ہیں لہٰذا اگر کوئی غیر مذہب والا ان کی تصاویر ہاتھ سے بنائے گا یا مسلمان ان کی مورتیاں بنا کر بیچیں گے یا ڈراموں میں اُن کے کردار نبھائے جائیں گے تو کسی بھی ہندو کو اعتراض نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کوئی ان دیوی دیوتاؤں کی وہ شکل پیش کریگا جو اس مذہب والوں کو تسلیم نہیں تو اس سے بھی ناراضگی بھڑک سکتی ہے چنانچہ مشہور مصور مسٹر ایم۔ ایف۔ حسین سے بعض ہندو تنظیمیں اس لئے ناراض ہیں کہ انہوں نے ان دیوتاؤں کو اس شکل میں پیش کر دیا جو ان کو تسلیم نہیں۔

چونکہ مذکورہ کتاب ’’سکھ کا سپنا‘‘ کا مؤلف ایک ہندو ہے لہٰذا اس نے مسلمانوں کی مذہبی روایات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی ہی مذہبی روایات مسلمانوں پر تھوپنے کی کوشش کی ہیں مطلب یہ ہے کہ جس طرح ان میں رشیوں منیوں کی تصاویر بنائی جاتی ہیں اس نے حضرت محمد ﷺ کی بھی فرضی تصویر بنا دی اور ممکن ہے کہ کل کو کوئی اٹھے اور تصویر سے آگے بڑھ کر مورتی بنا دے۔ ایسے دانشوروں کے متعلق جو کتابیں لکھتے ہیں اور قلمکار ہیں ہم امید نہیں رکھتے کہ ان کو دوسرے مذاہب کی حساس مذہبی روایات کا علم نہیں ہوگا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ کتاب میں دیگر کہانیوں کے ساتھ ساتھ کسی انجانے مصور نے اس کہانی کی تصویر بھی بنا دی ہو۔ لیکن کچھ بھی ہو مصنف اپنی ذمہ داری سے ہرگز بچ نہیں سکتا۔

محترم چوہدری نسیم احمد صاحب امیر صوبائی یوپی کی اطلاع کے مطابق مقامی انتظامیہ نے اس کتاب پر پابندی لگا دی ہے۔ یہ ایک اچھا قدم ہے لیکن مسلم دانشوروں سے بھی ہماری درخواست ہے کہ قومی اخبارات کے ذریعہ بار بار اسلامی روایات کو غیروں تک پہنچانے کی کوشش کریں تا کہ کم از کم نیک نیت لوگ ایسی حرکتوں سے باز آسکیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بعض لوگ شرارت سے بھی ایسا قدم اٹھاتے ہیں تا کہ دوسری قوم کی دل آزاری کر کے اپنی قوم میں ہیرو بن جائیں اور آج کل سستی شہرت حاصل کرنے کا یہ ایک شارٹ کٹ طریق بن گیا ہے۔ اور یا پھر اس میں ایک یہ بھی سکیم مدنظر ہوسکتی ہے کہ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اپنی مذہبی روایات میں ڈھالنے اور اپنے مطابق بنانے کی کوشش کی جائے اور کیا معلوم کہ مشترکہ سول کوڈ کی طرف لے جانے کیلئے یہ بھی ایک قدم ہو۔ ہم اس موقع پر یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ بھارت میں بسنے والے تمام مذاہب کے لیڈروں کو ایک دوسرے کے مذہب کے تئیں فراخ دل ہونا چاہئے گزشتہ دو دہائیوں سے ہم تیزی سے اختلافات و تنازعات کی دلدل میں پھنستے چلے جا رہے ہیں ہم ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کو سمجھنا اور ان کا احترام کرنا بھول رہے ہیں۔ اب قوم کے ہیرو وہی لوگ بنتے چلے جا رہے ہیں جو دوسری اقوام پر حملے کر کے ان کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں شریف زبانیں دبتی جا رہی ہیں اور بعض جگہوں پر گونگی ہوتی جا رہی ہے اور یہ بات کسی بھی باوقار اور ترقی پذیر قوم کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔

حیرت تو اس وقت ہوتی ہے جب کسی قوم کے سربراہ بھی اس بات کو بھول کر غیر ذمہ دارانہ لیکچر دیتے ہیں چنانچہ گزشتہ دنوں جرمنی سے دیا گیا پوپ صاحب کا بیان بھی ایسا ہی غیر ذمہ دارانہ تھا انہوں نے ایک عالمی مذہبی سربراہ ہونے کے باوجود بغیر ثبوت کے کسی کے حوالے کو اپنی تقریر میں بیان کر دیا جس سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان تلخیاں بڑھ گئیں پہلے ہی مغربی ممالک کے سیاسی سربراہ غیر ذمہ دارانہ کردار ادا کر رہے ہیں اس پر پوپ صاحب کے بیان نے مزید جلتی پر تیل کا کام کیا۔ یہی حال ہمارے ملک میں بھی ہے گزشتہ دنوں R.S.S بالا صاحب ٹھاکرے نے بھارت کے صدر کے متعلق ایسا غیر ذمہ دارانہ بیان دے دیا جس سے پورا ملک ہل گیا اور مسلم حلقوں میں تو یہاں تک کہا گیا کہ اگر ایسا ہی بیان کوئی مسلم سربراہ دیتا تو شائد انتہا پسند ہندو تنظیمیں فوراً یہ راگ الاپتیں کہ مسلمانوں کو یہ ملک چھوڑ کر یہاں سے باہر چلے جانا چاہئے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مسلمانوں کے لئے ایسے بیان جائز ہیں ہمارا مطلب تو صرف یہ ہے کہ قوم کے لیڈروں کو تحریر و تقریر میں ذمہ دارانہ رویہ اپنانا چاہئے۔

ہر مذہب کا فرض ہے کہ وہ دوسرے مذہب کے تئیں فراخ دلانہ رویہ اپنائے ہر ذات کا فرض ہے کہ وہ دوسری ذات کو عزت و احترام سے دیکھتے ہوئے رواداری کے جذبہ کو ملحوظ رکھے۔ قرآن مجید نے ہمیں یہی سنہری گر سکھایا ہے اور اسی کی تشریح کرتے ہوئے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود و موعود کل اقوام عالم فرماتے ہیں:

’’اسلام وہ پاک اور صلح کا مذہب ہے جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا۔ (پیغام صلح صفحہ ۵)

پھر فرماتے ہیں:۔ ’’اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسا زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کرسکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے راہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہوسکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک سن کر کسی کو جوش نہیں آتا...... وہ دلی صفائی جس کو در حقیقت صفائی کہنا چاہئے صرف اس حالت میں پیدا ہوگی جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لو گے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کی تصدیق کر لیں گے یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تم میں اور ہندو صاحبوں میں سچی صلح کرانے والا صرف یہی ایک اصول ہے اور یہی ایک ایسا پانی ہے جو کہ کدورتوں کو دھو دیگا۔‘‘ (پیغام صلح صفحہ 14، 20)

(منیر احمد خادمؔ)

۞۞۞۞۞۞

خصوصی درخواستِ دُعا

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی (ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان) مع محترمہ بیگم صاحبہ 29 مارچ کو حیدر آباد کے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں جہاں حضرت بیگم صاحبہ کی آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں 31 مارچ کو ڈاکٹر نے معائنہ کرنا ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف ساؤتھ کی بعض جماعتوں کے سفر پر روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت سے حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ کی کامل و عاجل شفایابی، سفر میں بخیریت رہنے اور مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پانے کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

قرآن شریف کی اصطلاح کے رو سے خدا تعالیٰ رحیم اس حالت میں کہلاتا ہے جبکہ لوگوں کی دعا اور تضرّع اور اعمال صالحہ کو قبول فرما کر آفات اور بلاؤں اور تضییع اعمال سے ان کو محفوظ رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت رحیم سے اگر فیض اٹھانا ہے تو ہر انسان جو عقل اور شعور رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنی عاجزی اور انکساری کو بڑھائے، دعا اور تضرّع اور اعمال صالحہ کی طرف توجہ کرے۔

اگر انسان صفت رحیمیت سے فیض نہیں اٹھارہا تو پھر ایسا انسان حیوانات بلکہ جمادات کے برابر ہے۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پرمعارف تحریرات وارشادات کے حوالہ سے صفت رحیمیت کی نہایت لطیف تفسیر کا روح پرور بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 9رفروری 2007ء بمطابق 9رتبلیغ 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا- إِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (النحل:19)

گزشتہ چند خطبوں سے مَیں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن کا ذکر کر رہا تھا، آج مَیں صفت رَحِیْم کے تحت کچھ بیان کروں گا۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ جو قرآن کریم کی پہلی سورۃ ہے اور جسے ہم ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھتے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کی جو تیسری صفت بیان ہوئی ہے وہ اَلرَّحِیْم ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’تیسری خوبی خدا تعالیٰ کی جو تیسرے درجہ کا احسان ہے رحیمیت ہے۔ جس کو سورۃ فاتحہ میں اَلرَّحِیْم کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور قرآن شریف کی اصطلاح کی رو سے خدا تعالیٰ رحیم اس حالت میں کہلاتا ہے جبکہ لوگوں کی دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ کو قبول فرما کر آفات اور بلاؤں اور تضییع اعمال سے ان کو محفوظ رکھتا ہے‘‘۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 249)

اس لفظ اور صفت کی وضاحت میں بعض علماء اور مفسرین نے جو معنے کئے ہیں وہ مَیں مختصراً بیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ان کو بیان کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے بعد یا آپ کی کسی وضاحت کے بعد کسی اور سند کی ضرورت تو نہیں ہوتی لیکن اس بیان سے یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ جس کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے بصیرت اور بصارت عطا کی گئی تھی، وہ آپ ہی کا حصہ ہے کیونکہ آپ ہی وہ مسیح و مہدی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آئے۔ بہرحال مختصراً پہلے مفسرین اور علماء کی تفسیر پیش کرتا ہوں جس سے اس لفظ کے معانی پر روشنی پڑتی ہے۔

مفردات امام راغب میں لکھا ہے کہ اَلرَّحِیْم اُسے کہتے ہیں جس کی رحمت بہت زیادہ ہو۔ اقرب الموارد کہتی ہے کہ اَلرَّحِیْم رحم کرنے والا۔ نیز یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ بہرحال لغوی بحث جو بھی ہے اس میں اس طرح کے ملتے جلتے معانی ملتے ہیں۔ اس لئے ان کو چھوڑتا ہوں اور بعض مفسرین کی اس لفظ کے تحت جو تفسیر بیان ہوئی ہے وہ بیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے اس صفت کے بارے میں بیان کروں گا۔

تفسیر الجامع لاحکام القرآن۔ یہ ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی کی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ الرحمٰن کے ساتھ ہی الرحیم کی صفت لانے کی حکمت بیان کرتے ہوئے محمد بن یزید کہتے ہیں کہ یہ فضل کی عطا کے بعد دوسری عطا ہے۔ اور ایک انعام کے بعد دوسرا انعام ہے۔ خدا کی رحمت کی امید رکھنے والوں کی امیدوں کو تقویت بخشنے کے لئے ہے۔ اور ایک ایسا وعدہ ہے جس کے وفا ہونے کی امید رکھنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔

پھر کہتے ہیں کہ جمہور علماء کا قول ہے کہ اَلرَّحِیْم نام کے اعتبار سے عام ہے اور اپنے اظہار کے لحاظ سے خاص و مختص ہے۔

پھر اسی میں لکھتے ہیں کہ ابوعلی فارسی رحمٰن کی صفت بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اَلرَّحِیْم کی صفت صرف مومنین کے حوالے سے آتی ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (الاحزاب:44)۔

عبدالمالک العرزمی کہتے ہیں کہ صفت رحیم مومنوں کو ہدایت عطا کرنے اور ان پر لطف و کرم کرنے کے لئے آتی ہے۔

ابن المبارک کہتے ہیں کہ اَلرَّحْمٰن وہ ہے کہ جس سے جب بھی مانگا جائے وہ عطا کرتا ہے اور اَلرَّحِیْم وہ ہے کہ جس سے اگر نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ لَّمْ يَدْعُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ غَضِبَ عَلَيْهِ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اور اس سے مانگتا نہیں اللہ اس پر غضبناک ہوتا ہے۔

ایک شاعر نے اس مضمون کو اپنے الفاظ میں یوں ڈھالا ہے۔

اَللّٰهُ يَغْضَبُ إِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهٗ ☆ وَبُنَيُّ اٰدَمَ حِيْنَ يُسْئَلُ يَغْضَبُ

یعنی اللہ وہ ہے کہ اگر تو اس سے سوال کرنا اور مانگنا چھوڑ دے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس کے مقابل بعض انسانوں کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی ان سے مانگ بیٹھے تو اس پر ناراض ہو جاتے ہیں۔

تو دیکھ لیں یہی چیز ہوتی ہے۔ کوئی پیچھے پڑ جائے کوئی چیز مانگنے کے تو آخر تنگ آ کر دے تو دیتے ہیں۔ لیکن آگے سے پھر جھڑک بھی دیتے ہیں کہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔

پھر انہی کے بیان میں حوالہ ہے مہدوی کا۔ کہتے ہیں کہ مہدوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں رحیم لا کر یہ بتایا ہے کہ تم رحیم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے ہی مجھ تک پہنچ سکتے ہو۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پوچھنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلرَّحْمٰن اس اعتبار سے ہے کہ وہ مخلوق میں سے ہر نیک و بد پر مہربانی کرنے والا ہے۔ اور اَلرَّحِیْم کی صفت

خاص مومنوں پر رفق کرنے کے اعتبار سے ہے۔

بعض جگہ صفت رحمٰن کا بھی ذکر آ جائے گا۔ تو یہ اس لئے ضروری ہے کہ رحمٰن اور رحیم کے جو الفاظ ہیں ان کا مادہ ایک ہے۔ اس لحاظ سے مقابلہ کرنے کے لئے بعض جگہ دوبارہ دوہرایا جائے گا۔ جو ہو سکتا ہے پہلے بھی ہو چکا ہے۔

اَلرَّحْمٰن ۔علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اَلرَّحْمٰن کا نام اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ جبکہ اَلرَّحِیْم اللہ تعالیٰ کے لئے بھی اور اس کے سوا بھی بولا جاتا ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ پھر اس طرح اَلرَّحْمٰن برتر اور اعلیٰ ہے۔ تو پھر ادنیٰ کا ذکر اعلیٰ کے بعد کیوں کیا گیا۔ یعنی پہلے رحمٰن اور پھر رحیم۔ تو کہتے ہیں کہ اس کا جواب یہ ہے کہ جو سب سے بڑا، عظیم ہوتا ہے اس سے معمولی اور سہل الحصول چیز طلب نہیں کی جاتی۔ حکایت ہے کہ کوئی شخص کسی بڑے آدمی کے پاس گیا اور کہا کہ میں ایک معمولی سے کام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ جس پر اس بڑے آدمی نے کہا کہ معمولی کام کے لئے کسی معمولی شخص کے پاس جاؤ۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تم رحمٰن کے ذکر پر رک جاؤ تو مجھ سے مانگنے سے جھجکتے اور شرماتے رہو گے۔ اور معمولی معمولی ضروریات مجھ سے مانگنے سے رک جاؤ گے لیکن جیسا کہ تم مجھے جانتے ہو کہ مَیں رحمٰن ہوں اور اس حوالے سے تم مجھ سے بڑی بڑی چیزیں طلب کرتے ہو۔ ویسا ہی مَیں رحیم بھی ہوں۔ پس تم مجھ سے جوتے کا تسمہ بھی طلب کرو اور اپنی ہنڈیا کا نمک بھی مانگو۔

(تفسیر کبیر از علامہ فخرالدین رازی تفسیر سورۃ الفاتحہ الفصل الثالث فی تفسیر قولہ الرحمن الرحیم جزء اول صفحہ 234۔ناشر دار الکتب العلمیہ طھران ایڈیشن دوم)

پھر علامہ رازیؒ فرماتے ہیں کہ وہ رحمان ہے اس نسبت سے کہ وہ ایسی تخلیق کرتا ہے جس کی طاقت بندہ نہیں رکھتا اور وہ رحیم ہے اس نسبت سے کہ وہ ایسے افعال کرتا ہے کہ جیسے افعال کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ گویا وہ فرماتا ہے کہ مَیں رحمٰن ہوں کیونکہ تم ایک حقیر سے نطفہ کا ذرہ میرے سپرد کرتے ہو تو مَیں تمہیں بہترین شکل و صورت عطا کرتا ہوں۔ نیز مَیں رحیم ہوں کیونکہ تم ناقص اطاعت مجھے دیتے ہو مگر مَیں تمہیں اپنی خالص جنت عطا کرتا ہوں۔ (تفسیر کبیر از علامہ فخرالدین رازی تفسیر سورۃ الفاتحہ الفصل الثالث فی تفسیر قولہ الرحمن الرحیم جزء اول صفحہ 235۔ناشر دار الکتب العلمیہ طھران ایڈیشن دوم)

چند بڑے بڑے مفسرین کا یہ مختصر بیان مَیں نے کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’رحیمیت اپنے فیضان کے لئے موجود ذوالعقل کے منہ سے نیستی اور عدم کا اقرار چاہتی ہے۔ اور صرف نوع انسان کے ساتھ تعلق رکھتی ہے‘‘۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 243)

یعنی اس صفت سے اگر فیض اٹھانا ہے تو ہر انسان جو عقل اور شعور رکھتا ہے اپنی عاجزی اور انکساری کو بڑھائے اور دعا اور تضرع کی طرف توجہ کرے اور تبھی پھر فیض حاصل ہوگا۔ تکبر اور غرور اپنے اندر سے نکالو گے تبھی صفت رحیمیت سے فیض پاؤ گے۔ یعنی نیک اعمال ہوں گے تو فیض سے حصہ ملے گا کیونکہ اگر کسی بھی قسم کی بڑائی ہو تو اللہ تعالیٰ کے حضور انسان اُس عاجزی سے حاضر ہو ہی نہیں سکتا جو اس کے ایک عبد بننے کے لئے ضروری ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا تقاضا ہے کہ اپنی ہستی کو کچھ نہ سمجھے، اپنے وجود کو کچھ نہ سمجھے، اپنی ذات کو کوئی حقیقت نہ دے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں مزید فرماتے ہیں ’’ اَلرَّحِیْم یعنی وہ خدا نیک عملوں کی نیک تر جزا دیتا ہے (اور) کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اور اس کام کے لحاظ سے رحیم کہلاتا ہے اور یہ صفت رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔‘‘ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 123 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 66 مطبوعہ ربوہ)

یہ پہلے دو حوالے مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑھے ہیں ان کی مزید وضاحت اس حوالے سے ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں:

’’رحیمیت وہ فیض الٰہی ہے جو صفت رحمانیت کے فیوض سے خاص تر ہے۔ یہ فیضان نوع انسانی کی تکمیل اور انسانی فطرت کو کمال تک پہنچانے کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن اس کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا، عمل صالح بجالانا اور جذبات نفسانیہ کو ترک کرنا شرط ہے۔ یہ رحمت پورے طور پر نازل نہیں ہوتی جب تک اعمال بجالانے میں پوری کوشش نہ کی جائے۔ اور جب تک تزکیہ نفس نہ ہو اور ریا کو کلی طور پر ترک کر کے خلوص کامل اور طہارتِ قلب حاصل نہ ہو اور جب تک خدائے ذوالجلال کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر موت کو قبول نہ کر لیا جائے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں ان نعمتوں سے حصہ ملا بلکہ وہی اصل انسان ہیں اور باقی لوگ تو چارپایوں کی مانند ہیں‘‘۔ (یعنی جانوروں کی طرح ہیں)۔ (اردو ترجمہ عربی عبارت از اعجاز المسیح ‘روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 95-96۔تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 44 مطبوعہ ربوہ)

یہ جو بیان ہے اس سے پتہ لگا کہ یہ صفت جو ہے یہ انسانی فطرت کو کمال تک پہنچانے والی صفت ہے اور یہ کمال تک پہنچنے والے کون لوگ تھے۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں سورۃ فاتحہ میں دعا سکھائی ہے کہ یہ دعا کرو کہ ہمیں ان کمال حاصل کرنے والے لوگوں میں شامل فرما۔ اور وہ کون لوگ تھے۔ وہ، وہ لوگ تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ یعنی منعم علیہ گروہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’چوتھا سمندر صفت اَلرَّحِیْم ہے اور اس سے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کا جملہ مستفیض ہوتا ہے تا بندہ خاص انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہو جائے کیونکہ رحیمیت ایسی صفت ہے جو انعامات خاصہ تک پہنچا دیتی ہے۔ جن میں فرمانبردار لوگوں کا کوئی شریک نہیں ہوتا۔ گو (اللہ تعالیٰ کا) عام انعام انسانوں سے لے کر سانپوں، اژدھاؤں تک کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔‘‘ (کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 118۔اردو ترجمہ عربی عبارت بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 116)

صفت رحیم کی وجہ سے یہ انعام ملتا ہے۔ ان انعام یافتہ لوگوں کی تعریف اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی ہے کہ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا (النساء:70) اور جو لوگ بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے۔ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔ اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔ تو رحیمیت سے فیض حاصل کرنا بعض عمل چاہتا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس میں سے جو بنیادی چیز ہے وہ اللہ اور رسول کی کامل اور مکمل اطاعت ہے تبھی انعام یافتہ ٹھہریں گے۔ عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے اور دوسرے نے بھی انتہائی ضروری ہیں۔ جن کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے جس میں نفسانی جذبات کو مکمل طور پر ترک کرنا ہے، ہر عمل وہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو، جس میں قطعاً اپنا نفس شامل نہ ہو اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بڑا مشکل کام ہے جب نفس کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ لیکن جذبات کو کچلے بغیر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مکمل حصہ نہیں ملتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں پھر یہ پورے طور پر نازل نہیں ہوتی۔ پس دعاؤں کی قبولیت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے حصہ پانے کے لئے اپنے نفسوں کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہمارے اعمال نیک ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہیں اور اس کی خاطر اپنی خواہشات اور اپنے نفسوں کو کچلنے والے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو ہمارا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ہم صرف اپنے اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اس سے مانگنے والے ہیں۔ پس اس کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پوری کوشش اور محنت کی ضرورت ہے۔ ایک جہاد کی ضرورت ہے تبھی نفس مکمل طور پر پاک ہوگا۔ ریا سے کامل طور پر ہمارے دل تبھی صاف ہوں گے۔ ہمارے دل خدائے ذوالجلال کی خوشنودی حاصل کرنے والے تبھی ہوں گے اور پھر جب ایسی صورت پیدا ہو جائے گی تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس گروہ میں شامل کرے گا جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کا گروہ ہے اور پھر اس بات کو ہم اپنی زندگیوں میں عملی طور پر دیکھنے والے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔ پھر اللہ کی اتنی نعمتیں ہوں گی کہ تم ان کا شمار بھی نہیں کر سکو گے۔

پس اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے اس کی رحیمیت سے حصہ پانے کے لئے ہمیں استغفار کرتے ہوئے اپنے اعمال بھی درست کرنے ہوں گے تبھی اس صفت سے فیضیاب ہو سکیں گے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہر چیز پر ہیں اور کوئی ان سے باہر نہیں لیکن وہ رحمانیت کی صفت کے تحت ہیں۔ لیکن رحیمیت کی صفت سے حصہ لے کر اللہ کا ایک بندہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں پر شکرگزاری کا اظہار کرنے والا بن جاتا ہے اور اس زمانے میں یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے مسیح و مہدی کو ماننے کی توفیق ہمیں عطا فرمائی ہے اور دوسرے اس بات کے انکاری ہیں جو کہ عملاً اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے ملنے والے انعاموں سے ہی انکار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی سے حصہ پا کر جو چاند ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں بھیجا، جو روشنی پھیلا رہا ہے اس کی بجائے جو دوسرے مسلمان ہیں وہ پیروں فقیروں کے گھروں پہ جا کر ان دیوں کو روشنی سمجھ رہے ہیں، ان سے حصہ پا رہے ہیں اور اسی وجہ

سے پھر بدعتوں اور برائیوں میں پڑتے چلے جارہے ہیں کیونکہ وہ تو روشنیاں بجھتی چلی جارہی ہیں۔

پس اس زمانے میں ایک احمدی کو اس رحیم خدا کی رحیمیت سے حصہ لینے کے لئے اس طرح بھی سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی رحمانیت کے صدقے احمدی گھرانوں میں پیدا کیا یا نئے شامل ہونے والے جو لوگ ہیں ان کو، ان کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اپنی رحیمیت کے صدقے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق دی۔ تو ان فضلوں اور نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ ہم شکر گزاری کریں۔ اللہ اور اس کے رسول کی کامل اور مکمل اطاعت کریں۔ اعمال صالحہ بجالائیں۔ اس کی بخشش کے ہر وقت طلبگار رہیں۔ تمام دنیاوی اور دینی نعمتوں کو اپنے سامنے رکھیں اور دیکھیں کہ کونسا فضل ہے جو اُس نے ہم پر نہیں کیا۔ ہر طرح کے انعامات سے ہمیں نوازا ہے اور پھر ہمیں یہ بھی راستہ دکھا دیا کہ میری بخشش مانگتے رہو کیونکہ ان چیزوں پر یعنی نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے اور ان کے معیار بلند کرنے کے لئے استغفار بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعام کی وجہ سے علم و عرفان میں یا نیکیوں میں یا روحانیت میں ترقی کے لئے عاجزی کا اظہار اور استغفار بہت ضروری ہے۔ ورنہ تکبر کا خناس جو ہے اچھے بھلے لوگوں کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔ اوپر جاتے جاتے نیچے کی طرف چلنا شروع ہو جاتے ہیں اور اس وقت وہ نیکی اور علم کچھ کام نہیں آرہا ہوتا۔ پس رحیم خدا کی رحیمیت کے ساتھ استغفار بہت ضروری ہے۔ اور اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جہاں رحیم کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں اکثر جگہ پر صفت غفور کے ساتھ رحیم کو استعمال کیا گیا ہے۔ پس صفت رحیمیت سے فیض پانے کے لئے اعمال صالحہ اور استغفار انتہائی بنیادی چیزیں ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''رحیمیت میں ایک خاصہ پردہ پوشی کا بھی ہے مگر اس پردہ پوشی سے پہلے یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی عمل ہو اور اس عمل کے متعلق اگر کوئی کمی یا نقص رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت سے اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ رحمانیت اور رحیمیت میں فرق یہ ہے کہ رحمانیت میں فعل اور عمل کو کوئی دخل نہیں ہوتا۔ مگر رحیمیت میں فعل و عمل کو دخل ہے۔ لیکن کمزوری بھی ساتھ ہی ہے۔ خدا کا رحم چاہتا ہے کہ پردہ پوشی کرے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 126-127 جدید ایڈیشن)

پس اس سے یہ بات مزید کھل گئی کہ رحیمیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت غَفُوْر کو کیوں رکھا ہوا ہے۔ اس لئے تاکہ بندوں کے لئے جو رحم اللہ تعالیٰ رکھتا ہے اس کی وجہ سے ان کو مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لے اور ڈھانپتے ہوئے ان کی پردہ پوشی فرماتا رہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ کوئی عمل ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ عمل کوئی نہ ہو اور توقع ہو اللہ تعالیٰ سے پردہ پوشی کی۔ اور پھر بدیوں پہ اصرار نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کوئی برائی ہو گئی تو پھر استغفار کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت شامل حال ہو اور اس کی پردہ پوشی ہو جائے۔ توبہ کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الانعام:55) یعنی تمہارے ربّ نے اپنے اوپر رحمت فرض کر دی ہے اور یہ کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے بدی کا ارتکاب کرے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو یاد رکھے کہ وہ یعنی اللہ یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو یہاں بھی وہی ایک مثال لگتی ہے جو مَیں نے پہلے اُس قاتل کی دی تھی جس نے 99 قتل کئے تھے اور 100 پورے کر دیئے تھے لیکن کیونکہ توبہ کا خیال آ گیا نیکی کی طرف بڑھ رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش کے سامان کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ بخشتا تو ہے لیکن یہ ہے کہ انسان توبہ کی طرف متوجہ ہو۔ پس صفت رحیم سے زیادہ سے زیادہ فیض پانے کے لئے توبہ کرتے ہوئے اس کے آگے جھکنا اور اعمال صالحہ بجالانا انتہائی ضروری ہے۔

ایک جگہ فلسفۂ دعا اور رحیمیت کے تعلق کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''دوسری رحمت رحیمیت کی ہے۔ یعنی جب ہم دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ قانون قدرت کا تعلق ہمیشہ سے دعا کا تعلق ہے۔ بعض لوگ آج کل اس کو بدعت سمجھتے ہیں۔ ہماری دعا کا جو تعلق خدا تعالیٰ سے ہے مَیں چاہتا ہوں کہ اسے بھی بیان کروں''۔

فرماتے ہیں کہ: ''ایک بچہ جب بھوک سے بیتاب ہو کر دودھ کے لئے چلّاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے۔ بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا۔ لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ کر لاتی ہیں۔ اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں۔ مگر بچے کی چلّاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچے لاتی ہے۔ تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچے کو جو مناسبت ماں سے ہے۔ اس تعلق اور رشتے کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔ دوسری قسم کا رحم یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک رحم مانگنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ مانگتے جاؤ گے ملتا جائے گا۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن :61) کوئی لفاظی نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت کا ایک لازمہ ہے۔ مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔ جو نہیں سمجھتا اور نہیں مانتا وہ جھوٹا ہے۔ بچے کی مثال جو مَیں نے بیان کی ہے وہ دعا کی فلاسفی خوب حل کر کے دکھاتی ہے۔ رحمانیت اور رحیمیت دو نہیں ہیں۔ پس جو ایک کو چھوڑ کر دوسری کو چاہتا ہے اسے مل نہیں سکتا۔ رحمانیت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ ہم میں رحیمیت سے فیض اٹھانے کی سکت پیدا کرے۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ کافر نعمت ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 81-82 جدید ایڈیشن)

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو سامان اپنی صفت رحمانیت کے تحت عطا فرمائے ہوئے ہیں، زندگی گزارنے کے جو انتظامات فرمائے ہوئے ہیں، یہ جو مادی سامان ہیں یہ بھی اور جو روحانی سامان ہمیں مہیا فرمایا ہے اس کے لئے بھی جیسا کہ مَیں پہلے بھی بیان کر آیا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میری نعمتوں کے شکر گزار ہو کیونکہ تم نعمتوں کا شمار تو کر نہیں سکتے۔ اتنی زیادہ ہیں۔ پس ان نعمتوں کا جو صفت رحمانیت کے تحت اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے تحت ان سے مزید حصہ لینے اور ان کو جاری رکھنے کے لئے بھی اس کے حضور دعائیں کریں اور اس کے حقوق ادا کریں، عبادت اور اعمال صالحہ بجالائیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفت اَلرَّحِيْم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''یہ احسان دوسرے لفظوں میں فیض خاص سے موسوم ہے اور صرف انسان کی نوع سے مخصوص ہے۔ دوسری چیزوں کو خدا نے دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ کا ملکہ نہیں دیا مگر انسان کو دیا ہے۔ انسان حیوان ناطق ہے اور اپنی نُطق کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا فیض پا سکتا ہے''۔ (بولنے کی طاقت اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور اپنے بولنے سے دعائیں مانگنے سے اللہ تعالیٰ کا فیض پا سکتا ہے)۔ ''دوسری چیزوں کو نُطق عطا نہیں ہوا۔ پس اس جگہ سے ظاہر ہے کہ انسان کا دعا کرنا اس کی انسانیت کا ایک خاصہ ہے جو اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ کی صفات ربوبیت اور رحمانیت سے فیض حاصل ہوتا ہے اسی طرح صفت رحیمیت سے بھی ایک فیض حاصل ہوتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ ربوبیت اور رحمانیت کی صفتیں دعا کو نہیں چاہتیں کیونکہ وہ دونوں صفات انسان سے خصوصیت نہیں رکھتیں اور تمام پرند چرند کو اپنے فیض سے مستفیض کر رہی ہیں۔ بلکہ صفت ربوبیت تو تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات اور اجرام ارضی اور سماوی کو فیض رسان ہے''۔ (جو حیوان ہیں، جاندار ہیں ان کو بھی، پودوں کو بھی، دوسری غیر جاندار چیزیں ہیں ان کو بھی بلکہ تمام کائنات میں جتنے بھی ستارے، سیارے ہیں اور جو کچھ بھی ہے وہ سب اس سے فیض پا رہا ہے) ''اور کوئی چیز اس کے فیض سے باہر نہیں۔ برخلاف صفت رحیمیت کے کہ وہ انسان کے لئے ایک خلعت خاصہ ہے''۔ (انسان کے لئے ایک ایسی چیز ہے، ایک ایسا لباس ہے، ایک ایسا انعام ہے جو صرف انسان کے لئے خاص ہے) ''اور اگر انسان ہو کر اس صفت سے فائدہ نہ اٹھاوے تو گویا ایسا انسان حیوانات بلکہ جمادات کے برابر ہے''۔ (اگر انسان صفت رحیمیت سے فیض نہیں اٹھا رہا تو پھر وہ انسان نہیں ہے بلکہ وہ جانور کی طرح ہے یا بلکہ بے جان چیزوں کی طرح ہے۔ پتھر اینٹ روڑے کی طرح ہے بلکہ جمادات کے برابر ہے)۔ ''جبکہ خدا تعالیٰ نے فیض رسانی کی چار صفت اپنی ذات میں رکھی ہیں اور رحیمیت کو جو انسان کی دعا کو چاہتی ہے خاص انسان کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ میں ایک قسم کا وہ فیض ہے جو دعا کرنے سے وابستہ ہے اور بغیر دعا کے کسی طرح مل نہیں سکتا۔ یہ سُنّت اللہ اور قانون الٰہی ہے جس میں تخلف جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی اُمتوں کے لئے ہمیشہ دعا مانگتے رہے ...... حقیقت یہ ہے کہ دعا پر ضرور فیض نازل ہوتا ہے جو ہمیں نجات بخشتا ہے۔ اسی کا نام فیض رحیمیت ہے جس سے انسان ترقی کرتا جاتا ہے۔ اسی فیض سے انسان ولایت کے مقامات تک پہنچتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایسا یقین لاتا ہے کہ گویا آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے''۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 249-250)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی صفت رحیمیت کا صحیح فہم و ادراک عطا فرمائے اور ہم اسے اس کے فضل سے اپنی زندگیوں میں لاگو کرتے ہوئے، اس پر مکمل عمل کرنے والے بنیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات سے مزید حصہ پانے والے ہوں اور منعم علیہ گروہ میں شامل ہونے والے ہوں۔

❀❀❀❀❀❀❀

زمین وآسمان کی بادشاہت صرف اس کے پاس ہے وہ مالک کل ہے

اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ اس کے حکموں پر عمل کیا جائے اللہ کرے کہ مسلم امت اس نکتہ کو سمجھ لے تا کہ اُن قوموں کے ہاتھوں ، جن کو اللہ نے مغضوب اور ضال قرار دیا ہے گھٹیا سلوک سے بچ جائیں۔لیکن مسلمان اگر زمانے کے امام کو نہ مانیں گے اور ایک ہاتھ پر جمع نہ ہوں گے تو ان کو یہ سزا ملتی چلی جائے گی۔اور جتنی جلدی اس امام کے گرد اکٹھے ہوں گے اتنی ہی جلدی مغضوب اور ضال پر ذلت پڑے گی

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 16 مارچ 2007ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین وآسمان کی بادشاہت صرف اسی کے پاس ہے وہ مالک کل ہے۔تمام کائنات اس کے اشارے پر چل رہی ہے۔وہ تمہارا اس دنیا میں بھی مالک ہے اور مرنے کے بعد دوسری دنیا میں بھی مالک ہوگا۔ انسان اس دنیا میں بھی اور آخری دنیا میں بھی اپنے کئے گئے اعمال کی وجہ سے اور اس کے فضل کی وجہ سے بھی اس کی جنتوں کا وارث ہوگا۔ پس یہ خیال نہیں آنا چاہئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کو نہ ماننے والے سوچتے ہیں کہ اگلے جہاں میں کچھ ہونا ہی نہیں ہے، اس لئے اس دنیا میں جو جی چاہتا ہے کرتے چلے جاؤ۔ فرمایا ہم دیکھتے ہیں کہ ایک رنگ میں اس دنیا میں بھی جزا سزا کا سلسلہ جاری ہے۔اس دنیا میں بہت ہیں جو اپنی غلطیوں اور گناہوں کی وجہ سے سزا بھگت رہے ہوتے ہیں ۔بعض جن میں نیکی کی رگ ہوتی ہے وہ اپنی اصلاح کر لیتے ہیں لیکن جو لوگ برائیوں پر اصرار کرتے ہیں ان کو برائیوں کا اصرار لے ڈوبتا ہے جیسے شرابی شراب کی وجہ سے اپنے دماغ کی طاقتیں کھو دیتے ہیں لاکھوں ہزاروں سیلز (cells) شراب پینے والوں کے روزانہ ضائع ہو رہے ہیں اور یہ سب اس لئے ہو رہا ہے کہ وہ سب اللہ کی حدود کو توڑتے ہیں اس زمانے میں ایڈز کی بیماری بھی بڑی تباہی پھیلا رہی ہے جب انسان جانوروں کی طرح خواہشات پوری کرنے لگتا ہے تو پھر وہ جو حقیقی مالک ہے اپنی صفت مالکیت کے تحت اسی دنیا میں سزا دیتا ہے اور آخرت میں کیا سلوک ہونا ہے وہی بہتر جانتا ہے لیکن اس سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس دُنیا میں جزا سزا کا سلسلہ جاری ہے تو اُخروی زندگی میں بھی یقیناً ہوگا۔

پس انسان جس کو خدا نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کو سوچنا چاہئے کہ خدا کے قانون پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے وہ کس قدر تباہی کے گڑھے میں گرتا جا رہا ہے۔ اس لئے یہ سوچ کہ دوسرا جہان ہے بھی کہ نہیں اور اُس جہان میں سزا ملنی بھی ہے کہ نہیں ، اس سوچ کی وجہ سے جب انسان گناہوں میں بڑھ جاتا ہے تو ایسے لوگوں کو اِس دُنیا میں بھی سزا ملتی ہے لیکن اگر احساس ہو کہ سزا ہوگی تو انسان اصلاح کی بھی کوشش کرتا ہے۔ فرمایا بعض برائیاں شروع میں چھوٹی لگتی ہیں پھر وہ بڑی ہو جاتی ہیں ان سے بچنے کیلئے خدا کا خوف دل میں قائم کرتے ہوئے ، یہ احساس کرتے ہوئے کہ وہ گناہوں سے بچانے والا ہے نیکیوں کا اجر دینے والا ہے اس کے سامنے جھکتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُم لَهُ الْمُلْکُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ (زمر:7) یعنی یہ اللہ تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس کہاں تم الٹے پھرائے جاتے ہو“۔ فرمایا اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھو اس کے بتائے ہوئے احکامات کی نافرمانی نہ کرو ہر ایک عقلمند انسان کو پتہ ہونا چاہئے کہ اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ (البقرہ:108) ”یعنی کیا تو نہیں جانتا کہ وہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہی ہے اور اس کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی سرپرست اور مددگار نہیں“۔

پس آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اس واحد ولاشریک خدا کی ہے تو یہ بات اسی کو زیب دیتی ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کے احکامات پر عمل کیا جائے۔ تب ہی وہ دوست اور مددگار بھی ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یاد رہے کہ مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں اور کامل طور پر اس لفظ کا اطلاق صرف خدا کیلئے ہی ہوتا ہے۔ یعنی انسان حق کا کوئی مطالبہ نہیں کر سکتا ہاں اللہ ہی ہے جس نے انسانوں کو حقوق دینے اپنے پر فرض کر لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (سورہ آل عمران 27:)

یعنی تو کہہ دے اے میرے اللہ، سلطنت کے مالک، تو جسے چاہے فرمانروائی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے فرمانروائی چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے، خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے، یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

پس یہ بات ہمیشہ سامنے رہے کہ اگر اللہ کے احکامات کی پیروی کی جائے گی تو وہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ تمام حکومتیں اور دولتیں وہ انسان کے قدموں میں ڈال سکتا ہے اور ایسے طاقتوروں کو جو اسکے احکامات پر عمل نہیں کرتے ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ پس اللہ کے انفرادی اور قومی فضلوں کو سمیٹنے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ اس کے حکموں پر عمل کیا جائے اللہ کرے کہ مسلم امۃ اس نکتہ کو سمجھ لے تا کہ ان قوموں کے ہاتھوں ، جن کو اللہ نے مغضوب اور ضال قرار دیا ہے گھٹیا سلوک سے بچ جائیں۔ لیکن مسلمان اگر زمانے کے امام کو نہ مانیں گے اور ایک ہاتھ پر جمع نہ ہوں گے تو ان کو یہ سزا ملتی چلی جائے گی۔ اور جتنی جلدی اس امام کے گرد اکٹھے ہوں گے اتنی ہی جلدی مغضوب اور ضال پر ذلت پڑے گی۔ اب یہی تقدیر ہے کہ وہی لوگ بچیں گے جن کو اللہ ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔

پس تم دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے اور ہمیں بھی اس کی صفات کا صحیح فہم اور ادراک عطا کرے۔ بالعموم تمام دنیا کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ انہیں اپنی پہچان عطا کرے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ افسوسناک خبر سنائی کہ 13 مارچ کو محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب مرحوم کی وفات ہوگئی ہے۔ حضور نے ان کے حالات بتاتے ہوئے فرمایا کہ یہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے تایا چودھری غلام حسین صاحب کی بیٹی تھیں جو بڑے دیندار آدمی تھے۔ فرمایا مرحومہ 28 سال تک صدر لجنہ یو کے رہیں اور بہت بہتر رنگ میں خدمت سرانجام دیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا خلافت سے نہایت وفا کا تعلق تھا نہایت سادہ صبر کرنے والی مُنکسِرُ المزاج اور نہایت دعا گو تھیں ان کو دعا کے لئے کہو تو تسلی ہوتی تھی۔ اللہ غریق رحمت فرمائے، ان کے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ اللہ ان بچوں کو بھی اپنے والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ❁

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

قربانی اور عید کا اصل مقصد تزکیۂ نفس اور روحانیت سے حصّہ پانا ہے۔

(حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قربانیوں کے حوالہ سے واقفین نو اور ان کے والدین کو اہم نصائح۔)

پہلے دن سے ہی بچوں کو قربانیوں کی اہمیت بتائیں اور اپنے پاک نمونے ان کے سامنے رکھیں۔

(ناصر باغ، گروس گیراؤ (جرمنی) میں عید الاضحیہ کے موقع پر خطبہ عید)

قریباً سات ہزار افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز عید ادا کی۔ بیت السبوح میں عید کی دعوت۔ دستی بیعت۔ برلن کا سفر

(جرمنی میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مبلغ سلسلہ۔شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔لندن)

مؤرخہ 31 دسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔

عید الاضحیہ

آج عید الاضحیہ کا مبارک دن ہے۔ آج جرمنی کے ملک اور جرمنی کی جماعت کو یہ سعادت عطا ہو رہی ہے کہ سیدنا حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل اپنے جس غلام صادق اور روحانی فرزند کی خبر دے کر محبان اسلام کے دلوں کو مسرور کیا تھا کہ آخری زمانہ میں امت کے بگاڑ پر ایک بطل جلیل اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور تجدید دین کیلئے مبعوث ہوگا، اس کے پانچویں جانشین، قدرت ثانیہ کے مظہر پنجم سیدنا حضرت مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہ عید یہاں کر رہے ہیں۔

جماعت جرمنی نے سردی کی شدت کے پیش نظر عید کی نماز کی ادائیگی کیلئے فرینکفرٹ کے قریب Gross Gerau (گروس گراؤ) کے علاقہ میں Martin Buber (مارٹین بوبر) نامی سکول میں دو سپورٹس ہال حاصل کئے تھے، جن میں پانچ ہزار افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش تھی۔ ضمناً یہ بھی بتاتا چلوں کہ Gross Gerau وہی علاقہ ہے جہاں ناصر باغ کے نام سے جماعت کی سات ایکڑ زمین موجود ہے جس میں مسجد بیت الشکور اور مربی ہاؤس بنا ہوا ہے۔ خلافت رابعہ کے عہد مبارک میں یہ قطعہ زمین خرید کیا گیا اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ناصر باغ کا نام عطا فرمایا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ 1994ء تک جماعت احمدیہ جرمنی کا سالانہ جلسہ اسی جگہ منعقد ہوتا رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ عید گاہ تشریف لے جانے کیلئے 9:55 بجے باہر تشریف لائے اور حضور انور کا قافلہ بیت السبوح سے روانہ ہوا۔ آٹو بان نمبر 661، 5، 3 اور 67 پر پینتالیس کلو میٹر کی مسافت طے کرنے کے بعد 10:25 پر قافلہ آٹو بان نمبر 67 سے اترا تو پولیس کی گاڑی حضور انور کے اس قافلہ کو Escort (اسکارٹ) کرتی ہوئی مذکورہ سکول پہنچی۔ حضور انور کے گاڑی سے باہر تشریف لانے پر اس علاقہ کے میئر Klaus Kinkel (کلاؤس کنکل) نے حضور کا استقبال کیا اور حضور انور کو عید مبارک پیش کی۔ حضور انور نے میئر کو ایک شیلڈ عطا فرمائی جس پر میئر کا شکریہ ادا کیا تھا۔ کچھ دیر حضور انور نے میئر سے گفتگو فرمائی اور پھر نماز عید کی ادائیگی کیلئے ہال میں تشریف لے گئے۔

نماز عید کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قربانیوں کے فلسفہ پر نہایت پر معارف اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں حضور نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اور عید منانے کی توفیق عطا فرمائی ہے، آپ میں سے بہتوں نے قربانی کی ہوگی۔ لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ کیا اس سے قربانی کے بارہ میں ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے؟ ہم حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کا ذکر سنتے ہیں اور بہت سارے ایسے ہیں جن کے دلوں میں اس سے جذباتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن قربانی اور اس عید کا اصل مقصد تزکیۂ نفس اور روحانیت سے حصہ پانا ہے۔ پس یہ وہ مقصد ہے جس کے حصول کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور یاد رکھیں کہ دلوں کی صفائی اور نفوس کی پاکیزگی کے بغیر روحانیت نہیں مل سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے بندے کی یہ ذمہ داری رکھی ہے کہ اگر کچھ لینا ہے تو کوشش کرے، یعنی کوشش کر کے نفوس کو پاک کرنا ہوگا۔ قرآن کریم، کامل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور اس زمانہ کے امام کو ماننے کا ہم دعویٰ کرنے والے ہیں، پھر اگر دلوں کی صفائی نہیں ہو رہی اور قربانیوں کے اصل مقصد کو ہم نہیں پا رہے تو ہمیں اپنے پر غور کرنا چاہئے، کہیں ہم ان دروازوں اور کھڑکیوں کو بند تو نہیں کر کے بیٹھے ہوئے جن سے آنے والی روشنی نے تزکیہ کرنا ہے۔ یاد رکھیں عید کا مقصد ظاہری خوشیاں منانا اور بکرے قربان کرنا نہیں بلکہ ہماری عید تب ہوگی جب ہم قربانی کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اپنے دلوں کا تزکیہ کریں گے۔ پس مجاہدہ کریں، دعائیں کریں اور دل کی صفائی کے ساتھ قربانیوں کو سجا کر خدا کے حضور پیش کریں، تب ہم ان برکتوں سے حصہ پانے والے ہوں گے۔

حضور انور نے قرآنی آیت لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (سورۃ الحج: 38) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اصل چیز تقویٰ ہے ورنہ عیدیں تو دوسرے مذہب والے بھی مناتے ہیں۔ پس ہمیں تقویٰ میں بڑھنا اور اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اصل قربانی تو روح کی قربانی ہے، باقی تو سایہ ہے اور سایہ کے پیچھے چلنے والے راستہ بھول جاتے ہیں۔ پس تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے روح کی قربانی کرنے والے بنو تا کہ خدا تعالیٰ کا قرب پا سکو۔

حضور انور نے قرآنی آیت وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى (سورۃ النجم: 38) کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ خالص اللہ تعالیٰ کیلئے ہو جانا اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے صدق دکھانا ضروری ہے اور صدق وفاداری سے ملتا ہے اور وفاداری ایسی، جیسی حضرت ابراہیمؑ کی تھی، خدا تعالیٰ کے حکم پر بیٹے کو جنگل میں چھوڑ آئے، بیٹے کی قربانی مانگی تو اس پر تیار ہو گئے۔ اسی لئے حضرت ابراہیمؑ کو یہ خطاب ملا اور خدا تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا کہ تو اپنا وعدہ پورا کر چکا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کے لئے عمل چاہئے، بہانے اور چون وچرا نہیں چلتا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھانے پر تیار ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی تکلیف ختم کر دیتا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو خدا تعالیٰ نے آگ کو بے اثر کر دیا۔

احمدیوں کو تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں، روز کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ اب جدّہ میں احمدیوں کی گرفتاریاں کی گئی ہیں، تو اصل قربانی وہ احمدی دے رہے ہیں جو جیلوں میں ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں بھی ہیں۔ پس ان کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔

حضور انور نے واقفین نو کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک جماعت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال پر اخلاص و وفا کے نمونے قائم ہیں، جماعت کے افراد انہیں پیش کرتے رہیں گے اور قیامت تک جو بھی خلیفہ ہوگا وہ اس کی طرف توجہ دلاتا رہے گا اور جماعت وفا دکھاتی رہے گی تو انشاء اللہ جماعت ہمیشہ ترقی میں بڑھتی جائے گی۔

واقفین نو کے والدین کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی قربانی کا ذکر کر کے فرمایا کہ حضرت اسماعیلؑ کا جواب ماں باپ کی تربیت کا نتیجہ تھا۔ پس ان بچوں کے والدین بھی یہی نمونہ دکھائیں اور اپنا جائزہ لیتے رہیں کہ وہ کہیں وقتی جوش سے تو اپنے بچوں کو وقف نہیں کر رہے، بلکہ اس کے پیچھے ایک پاک اور مستقل جذبہ ہونا چاہئے جس میں حضرت ہاجرہ اور حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کی جھلک نظر آئے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر یہ تقویٰ سے گری ہوئی قربانیاں ہیں، جن میں پھر بعض اوقات بچے کہہ دیتے ہیں کہ میں نے وقف نہیں کرنا یا بچہ کا معیار اتنا گرا ہوتا ہے کہ جماعت اسے نہیں لیتی، بعض بچے بازاری لڑکوں کے سے حلیے بنا لیتے ہیں اور پوچھنے پر بعض یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے سنگر بننا ہے۔ اب ان باتوں کا وقف سے کیا تعلق۔ لیکن اگر تقویٰ کے نمونے قائم کریں گے اور اس کے مطابق تربیت کریں گے تو پھر اسماعیلی جواب ملے گا۔ پہلے دن سے ہی بچوں کو قربانیوں کی اہمیت بتائیں اور اپنے پاک نمونے ان کے سامنے رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بچوں میں دینی علم اور قربانی کے جذبہ کا معیار کم ہوتا جاتا ہے، قرآن کریم بھی ٹھیک پڑھنا نہیں آتا۔ اس حوالہ سے میں تمام جامعہ کے طلباء کو کہتا ہوں کہ جب آپ نے خود کو وقف کیا ہے تو پھر اعلیٰ معیار حاصل کریں۔ اگر آدھا دین اور آدھی دنیا کے چکر میں رہنا ہے تو پھر وقف کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو وقف کی روح کو سمجھتے ہوئے اس کے تقاضے پورے کرنے والا بنائے۔

حضور انور نے تمام احباب کو عید مبارک کہی اور دعا سے قبل اسیران، شہداء، واقفین، کارکنان اور احمدیت کی جلد ترقی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

دعا کے بعد حضور انور کچھ دیر کیلئے مستورات کے ہال میں تشریف لے گئے، انہیں عید مبارک کے تحفہ سے نوازا اور پھر واپسی کیلئے حضور کے قافلہ کی

یہاں سے روانگی ہوئی۔

جگہ کی قلت کے باعث جرمنی جماعت کی طرف سے صرف قریبی ریجنز کے احمدیوں کو Gross Gerau (گروس گراؤ) میں عید پڑھنے کی اجازت تھی۔ چنانچہ حضور انور کی کشش اور آپ کی اقتداء میں نماز عید کی برکات سمیٹنے کے لئے سات ہزار مردوزن یہاں پہنچے جنہوں نے حضور انور کی اقتداء میں نماز عید ادا کی اور براہ راست حضور کا بصیرت افروز خطبہ عید سنا۔ ہالز میں لوگوں کے سمٹنے کے باوجود صرف ساڑھے چھ ہزار کی گنجائش پیدا ہو سکی لہٰذا پانچ صد کے قریب احباب باہر کھلے آسمان تلے اپنے آقا کی اقتداء کی برکات سے متمتع ہوئے۔ حضور انور کا خطبہ عید MTA کے بابرکت نظام کے ذریعہ ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔

ہر آن خدا تعالیٰ کے پیار کے عجیب نظارے نظر آتے ہیں، صاف دکھائی دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے سردی اور بادلوں سے بارش برسانے کے کام پر مامور فرشتوں کو یہ حکم دے رکھا ہے کہ میرا یہ محبوب بندہ جہاں بھی جائے وہاں نہ زیادہ سردی ہونے دینی ہے اور نہ ہی بارش برسانی ہے تا کہ جس جہاد پر یہ نکلا ہے اس میں اسے اور اس کی برکت سے اس کے غلاموں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ چنانچہ قادیان کے جلسہ کے روز موسم ابر آلود تھا، سارا پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت اختتام پذیر ہوا اور چونکہ بادلوں اور بارش کا جلسہ سالانہ قادیان اور پھر جلسہ سالانہ ربوہ کے ساتھ شروع سے ہی ایک رشتہ رہا ہے، چنانچہ اس روز پروگرام ختم ہونے پر خدا تعالیٰ نے رحمت باراں کی چند بوندیں برسا کر ہماری اس یاد کو تازہ کر دیا۔ لیکن آج چونکہ کچھ لوگوں کو باہر کھلے آسمان تلے نماز عید ادا کرنا تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے سورج کو بادلوں پر غالب کر کے سردی کی شدت کو کم کر دیا اور ان لوگوں کیلئے تمازت کے سامان پیدا فرما دیئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

ساڑھے گیارہ بجے عید گاہ سے واپسی ہوئی اور حضور انور حضرت بیگم صاحبہ کے ہمراہ فرینکفرٹ کے علاقہ Zeilsheim (سائلس ہائم) میں سلسلہ کے خادم مکرم ہدایت اللہ ھبش صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ اہل خانہ کو عید کی مبارک باد دی اور کچھ دیر اہل خانہ کے پاس گزارنے کے بعد سوا بارہ بجے بیت السبوح کیلئے روانہ ہوئے اور 12:34 پر بیت السبوح میں حضور انور کی آمد ہوئی۔ لوگ حضور انور کو عید مبارک کہنے اور آپ کا دیدار کرنے کیلئے قطاروں میں کھڑے تھے، حضور انور نے سب احباب کو ہاتھ ہلا کر عید کی مبارک باد دی اور ازراہ شفقت قافلہ کے افراد کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

عید کی دعوت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بیت السبوح میں دوپہر کے وقت عید کی دعوت کا انتظام تھا جس میں جرمنی کی نیشنل عاملہ، ذیلی تنظیموں کے صدور، مربیان سلسلہ، بیت السبوح اور بیت القیوم کے رہائشی احباب نیز بعض دیگر افراد جماعت کو مدعو کیا گیا تھا۔ دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور کے دعوت کی تقریب میں تشریف لانے پر کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے اور دعا کے بعد حضور انور کچھ دیر کیلئے مستورات کی طرف تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوا دو بجے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

اوبرش باغ کی سیر

4:35 بجے حضور انور سیر کیلئے باہر تشریف لائے، گاڑیوں پر سات منٹ کی مسافت طے کرنے کے بعد بیت السبوح سے شمالی جانب اوبرش باغ (Oberechbach) کے علاقہ میں پہنچے اور سیر شروع فرمائی۔ بیس منٹ کی سیر کے بعد ایک جگہ حضور نے کچھ دیر کے لئے توقف فرمایا اور دوائیوں کی کمپنی Altana کے دفتر کے لان میں لگے ایک درخت کو قریب سے ملاحظہ فرمایا، جسے بجلی کے قمقموں سے سجا کر کرسمس Tree کی شکل دی گئی تھی۔ اسی دوران حضور نے سیر میں شامل اپنے خدام کی طرف التفات فرمایا اور دو جرمن نوجوانوں احمد کریم انیٹو صاحب اور نور الدین ہملر صاحب سے گفتگو فرماتے ہوئے ان کا تعارف دریافت فرمایا۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ یہ دونوں نومبائع ہیں۔ احمد کریم صاحب نے بتایا کہ وہ تین سال پہلے احمدی ہوئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ تین سال پرانا احمدی تو نومبائع نہیں رہا۔ پھر حضور انور نے احمد کریم صاحب کے اپنے والدین کا تعارف کروانے پر فرمایا کہ آپ چلی کے ہیں؟ احمد کریم صاحب نے عرض کی کہ وہ چلی کا ہی ہے اور اس کے والدین ابھی وہیں ہیں۔ حضور کے دریافت فرمانے پر احمد کریم صاحب نے بتایا کہ وہ کسی قدر سپینش زبان بھی بول سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ وقف عارضی کے لئے چلی (Chilli) کیوں نہیں جاتے؟ احمد کریم صاحب کے اثبات پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ ایک گروپ تیار کریں اور امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ میرے لندن پہنچنے پر مجھے یاد کروائیں تا کہ انہیں وقف عارضی کے لئے چلی بھجوانے کا جائزہ لیا جا سکے۔

دوسرے خادم نور الدین صاحب جن کا تعلق فرینکفرٹ سے ہے، کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ تو پیدائشی احمدی لگتے ہیں، پھر حضور انور نے نور الدین صاحب سے ان کا تعارف دریافت فرمایا۔ نور الدین نے بتایا کہ وہ پڑھ رہا ہے۔ حضور انور نے انہیں مزید تعلیم حاصل کرنے کی تلقین فرمائی، پھر دریافت فرمایا کہ احمدیت کی طرف کیسے توجہ پیدا ہوئی؟ نور الدین نے بتایا کہ وہ پہلے سے مسلمان ہے اور مولویوں کو جماعت کے خلاف بولتے سن کر اسے جماعت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور جب اس نے جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا تو اس میں حقیقی اسلام پایا، چنانچہ وہ احمدی ہو گیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مولویوں کی مخالفت کا یہ فائدہ ہے کہ ان کی مخالفت جماعت کی تبلیغ کا باعث بنتی ہے، اگر انہیں اس بات کا علم ہو جائے تو یہ ہماری مخالفت کرنا بند کر دیں۔ حضور انور نے نور الدین صاحب سے وقف عارضی کی بابت دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ حضور جہاں چاہیں بھجوا دیں میں اس کیلئے تیار ہوں۔

نور الدین نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کہ اس کی خواہش ہے کہ وہ حضور کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر بیعت کرے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ پہلے دستی بیعت نہیں کی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ وہ پیچھے قطاروں میں تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ ٹھیک ہے آج نماز عشاء کے بعد آپ دونوں بیعت کیلئے آ جائیں۔

قریباً پندرہ منٹ توقف فرمانے کے بعد حضور انور نے واپسی فرمائی سیر کرتے ہوئے گاڑیوں کے قریب تشریف لائے اور پھر وہاں سے بیت السبوح کی طرف روانگی ہوئی۔

5:55 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لائے اور مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

دستی بیعت

8:05 پر حضور انور نماز مغرب و عشاء کے لئے بیت السبوح تشریف لائے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم نور الدین صاحب ہملر کی خواہش کے مطابق ان کی اور مکرم احمد کریم انیٹو صاحب کی دستی بیعت اس طرح لی کہ دونوں کے ہاتھوں کو حضور انور نے اپنے دست مبارک میں تھام رکھا تھا۔ بیعت کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور پھر حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مؤرخہ یکم جنوری 2007ء

کُلَّ عَامٍ وَ اَنْتُمْ بِخَیْر

آج نئے سال کا پہلا روز ہے۔ اپنے خالق حقیقی کو بھلا کر دنیا کی رنگ رلیوں میں کھو جانے والی اقوام نے حسب عادت بارود پٹاخوں کے دھماکوں میں شور وغوغا کرتے ہوئے شراب و کباب میں مست ہو کر گزشتہ رات بارہ بجے ایک اور نئے سال کا رسمی اور روائتی انداز میں آغاز کیا اور پھر رات گئے تک اپنی انہیں کارروائیوں میں مدہوش رہنے کے بعد تھک ہار کر سو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل اور سمجھ عطا فرمائے تا یہ اپنے پیدا کرنے والے کے احسانوں کا ادراک کر کے اس کی طرف رجوع کرنے والے ہوں۔

دوسری طرف خدائے واحد و یگانہ کی توحید کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا عزم رکھنے والی، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر حقیقی رنگ میں قائم ہونے کی علمبردار اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی سعادت پانے والی جماعت نے اپنے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کی بدولت نئے سال کی شروعات خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی توحید کے اعلان سے کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب معمول صبح سوا سات بجے نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور مسجد بیت السبوح میں موجود حاضرین کو نئے سال کی پہلی نماز پڑھائی۔

برلن (Berlin) کا سفر

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کی بیت السبوح سے جرمنی کے دارالحکومت برلن کی طرف روانگی کا پروگرام ہے۔ جرمنی میں خدمت کی توفیق پانے والے احباب کی مختلف ٹیمیں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کیلئے بیت السبوح کی لابی میں جمع ہیں۔ حضور انور 10:50 پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور حفاظت خاص جرمنی، انتظام رہائش جرمنی، ایم ٹی اے جرمنی اور وقار عمل کی ٹیموں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

گیارہ بجے حضور انور باہر تشریف لائے تو جرمنی کے دور و نزدیک سے حضور کو الوداع کرنے کیلئے آنے والے مردوزن اور بچے قطاریں بنا کر اپنے آقا کے دیدار کیلئے انتظار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے تمام احباب کے قریب سے گزرتے ہوئے سب کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور اپنی گاڑی کے قریب تشریف لا کر اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد قافلہ اپنی منزل کی طرف آٹوبان نمبر 661، 5، 7، 4، 9، 10، 115، 100 اور 111 پر 331 میل کا لمبا سفر طے کرنے لئے روانہ ہوا۔

جرمنی سے مکرم امیر صاحب، مکرم مشنری انچارج صاحب، مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب طاہر نائب امیر، مکرم محمد زبیر خلیل صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم محمد یحیٰ زاہد صاحب اسٹنٹ جنرل سیکرٹری اور خدام الاحمدیہ جرمنی کی عمومی اور حفاظت خاص کی ٹیمیں چار کاروں میں حضور انور کے اس قافلہ کی معیت کی سعادت پا رہے ہیں۔

راستہ میں کہیں کہیں بلند پہاڑوں پر پرانے قلعوں کی عمارتیں اس قوم کی جنگی تاریخ کا نقشہ پیش کرتی نظر آتی ہیں، سڑک کے اطراف پر دور جدید کے تقاضوں کے مطابق بنے رہائشی علاقوں میں مکانات کی ترتیب اور بناوٹ قوم کے نظم و نسق کا منہ بولتا ثبوت پیش کرتی ہے نیز گھروں کے بیچوں بیچ پختہ سڑکیں اور رہائشی علاقہ کے اختتام پر ترتیب کے ساتھ کھیت کھلیان عجیب حسن بکھیر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ 12:40 پر Eisenach (آئزن آخ) کے شہر سے گزرا جو مشرقی و مغربی جرمنی کی تقسیم کے وقت مشرقی جرمنی کا سرحدی شہر تھا۔ اس شہر کی آبادی دور تک پھیلی نظر آتی ہے۔

پچیس منٹ کی مزید مسافت طے کرنے کے بعد حضور انور کا قافلہ 1:05 بجے آٹوبان سے اتر کر پانچ منٹ کی مسافت پر واقع Waltersleben نامی چھوٹے سے قصبہ میں داخل ہوا۔ قصبہ کے سٹی ہال کے باہر قصبہ کی میئر Kausch Karola نے حضور انور

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کی خدمت اقدس میں قصبہ کے تعارف پر مشتمل کتاب اور اس علاقہ کا ایک پودا پیش کیا۔ حضور انور کے اس قصبہ کو اپنی آمد کا شرف بخشنے پر میئر نے حضور کا شکریہ ادا کیا اور حضور کی خدمت میں نئے سال کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے مقام اور آپ کے کام کا مجھے پوری طرح ادراک ہے کہ آپ دنیا میں امن اور محبت پھیلانے والی ہستی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میئر کو جرمن ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کا نسخہ دیتے ہوئے اس کے خلوص کا شکریہ ادا کیا اور اسے نئے سال اور کرسمس کی مبارک باد دی۔

تین سو افراد کی آبادی والے اس چھوٹے سے قصبہ کے ٹاؤن ہال میں جرمنی کی جماعت نے نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا، کھانا مکرم محمد ابراہیم صاحب کے ہاں تیار ہوا تھا جو قصبہ سے پندرہ کلومیٹر کی مسافت پر Erfurt (ارفورٹ) شہر میں مقیم ہیں۔ مکرم ابراہیم صاحب خود اور ان کے اہل خانہ ضیافت ٹیم کے ساتھ اس انتظام و انصرام میں شامل تھے۔ Erfurt وہی شہر ہے جس میں جرمنی کی تیسری یونیورسٹی قائم کی گئی اور اسی میں Protastant فرقہ کا بانی Martin Luther زیر تعلیم رہا۔

Waltersleben کا ٹاؤن ہال 1930ء میں بطور چرچ تعمیر ہوا تھا لیکن اب اس قصبہ کے کمیونٹی سینٹر کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی میئر کا دفتر ہے۔

نمازوں کی ادائیگی اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور انور کے باہر تشریف لانے پر مکرم محمد ابراہیم صاحب کی فیملی اور ضیافت کی ٹیم نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی اور 2:30 پر قافلہ کی یہاں سے روانگی ہوئی۔ ساڑھے تین بجے ایک پیٹرول پمپ پر رک کر گاڑیوں میں پیٹرول بھروایا گیا۔

کیمیکلز اور Jena Optics کیمروں کی فیکٹریوں کی بناء پر معروف شہر Jena، کتابوں کی بہت بڑی نمائش کی بناء پر معروف شہر Leipzig، جس میں جماعت احمدیہ کا بھی سٹال لگتا ہے اور جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے لوگ جماعت سے بہت اچھی طرح متعارف ہیں اور اس بات کے اقراری ہیں کہ جماعت احمدیہ نے انہیں اسلام کی صحیح تعلیم سے روشناس کروایا ہے، نیز نازی حکومت کے دور کے گیس چیمبروں کی بناء پر معروف شہر Dessau، تاحد نظر پھیلے سرسبز کھیتوں، ونڈ ملز کے وسیع و عریض فیلڈز اور دیو قامت درختوں کے میل ہا میل پر پھیلے جنگلوں کے درمیان سے گزرتا ہوا قافلہ پانچ بجے کے قریب برلن کی حدود میں داخل ہوا اور 5:25 پر قافلہ برلن کے Sorat نامی ہوٹل میں پہنچا، جس کے ایک Villa میں جماعت جرمنی نے قافلہ کے قیام کا انتظام کیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو جرمنی کے مرکزی عہدیداروں کے علاوہ برلن جماعت کے مقامی عہدیداروں نے حضور انور کا استقبال کیا اور دو بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ بعد ازاں حضور انور اپنی قیام گاہ جو اسی Villa کی دوسری منزل پہ تھی تشریف لے گئے۔

7:45 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور عارضی طور پر لئے گئے ایک ہال میں نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کیلئے Reinickendorf کے علاقہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں جماعت کے مرد و زن اور بچے حضور انور کے استقبال کیلئے موجود تھے اور لوائے احمدیت اور جرمنی کے جھنڈے پر مشتمل چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں لہراتے ہوئے یا امیر المومنین اھلا و سھلا و مرحبا پڑھ کر اپنے آقا کا پرجوش استقبال کر رہے تھے۔ استقبال کیلئے آنے والے ان احباب کے دلوں میں اپنے آقا کیلئے پائی جانے والی محبت و عقیدت ان کے چہروں پر نمودار ہونے والی چمک اور ان کی آنکھوں میں تیرتے خوشی کی آنسوؤں سے عیاں تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہاتھ ہلا کر ان سب کو سلام کا تحفہ عطا فرمایا اور نمازوں کی ادائیگی کیلئے ہال میں تشریف لے گئے۔

حضور انور نے نماز مغرب کی پہلی رکعت کی قرأت شروع فرمائی تو چند ماہ کا ایک بچہ جو ابھی صرف رینگنا جانتا تھا، اپنی والدہ کا دامن چھڑا کر رینگتے ہوئے، دبیز پردہ اٹھا کر مردوں والے حصہ میں داخل ہوا اور دونوں نمازوں کے دوران بغیر شور کئے اپنے آقا کے دیدار اور آپ کی پرسوز تلاوت سے اپنی معصومانہ "فطرت" کو مزید صیقل کرتا رہا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے برلن اور اس کے قریبی ریجنز کے احمدی احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ کچھ دیر کیلئے حضور مستورات کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں سلام کا تحفہ عطا فرمایا۔

8:30 بجے یہاں سے روانگی ہوئی اور 8:45 پر حضور انور مذکورہ ہوٹل پہنچ کر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

معاصرین کی آراء:

تعلیمی ادارہ جات میں نشہ خوری باعث فکر

امرتسر کے میڈیکل کالج میں نشہ خوری کا ایک اور معاملہ منظر عام پر آنے سے پنجاب کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں منشیات کے استعمال کی بات ایک بار پھر اجاگر ہوئی ہے۔ یہ کوئی پہلا موقع نہیں ہے جب امرتسر کے میڈیکل کالج میں منشیات کے استعمال کی بات سامنے آئی ہو۔ اس سے قبل بھی اسی کالج میں ذرائع کے مطابق منشیات کے استعمال کی وجہ سے دو طالب علموں کی موت ہو چکی ہے بلاشبہ اسی طرح کے معاملات کے ظاہر ہونے سے تعلیمی ادارہ جات کی صورت داغدار ہوتی ہے لیکن صرف خوبصورت عکس برقرار رکھنے کیلئے ایسے معاملات کی شکایت محکمہ پولیس میں نہ کرنا اور ان کو اخفاء میں رکھنے سے کالج کیلئے اس کے نتائج اور بھی خطرناک ہونگے صوبہ میں تین میڈیکل کالج ہیں لیکن طالب علموں میں نشہ خوری کے متعلق امرتسر کے میڈیکل کالج کا نام بار بار سرخیوں میں آنا اس بات کا اشارہ ہے کہ وہاں سب کچھ ٹھیک ٹھاک نہیں چل رہا۔ لیکن کالج کے پرنسپل ایسے حادثہ کے بعد ہی صفائی دیتے ہیں کہ ان کے ادارہ میں کوئی گڑبڑی نہیں ہے۔ لیکن کبھی بھی اس کی تحقیق کا موقع پولیس محکمہ کو نہیں دیا جاتا ہے میڈیکل اداروں میں طالب علموں میں منشیات کا استعمال کا سرخیوں میں آنا عام ہے۔ اور کچھ عرصہ پہلے بھی ایک طالب علم کے متعلق ایسی بات سرخیوں میں تھی۔ سب سے باعث فکر بات یہ ہے کہ نشہ کی بدعادت کے شکار میڈیکل کالج کے طلباء ہیں جنہیں تکمیل تدریس کے بعد ملک کے لوگوں کی صحت کی نگرانی کرنی ہے ایسا مانا جاتا ہے کہ ڈاکٹر صحت کے متعلق عام لوگوں کے بالمقابل زیادہ بیدار ہوتے ہیں لیکن جب ڈاکٹر بھی اس طرح منشیات کے استعمال میں ملوث ہوں گے تو وہ لوگوں کو کس طرح بیمایوں سے بچا سکیں گے یہ بات صرف امرتسر کے میڈیکل کالج کی ہی نہیں ہے بلکہ منشیال کا چلن ملک کے تقریباً سبھی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بڑھ رہا ہے جو باعث فکر ہے۔ تعلیمی اداروں سے جڑے تمام سربراہوں اور حکومت کو مل کر اس کو روکنے کے طریق تلاش کرنے چاہئیں۔

(بحوالہ روزنامہ دینک جاگرن جالندھر، ۲۶ فروری ۲۰۰۷)

❀❀❀❀❀❀

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآءُ
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of:
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
الیس اللہ بکاف عبدہ

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
مسرور | شہروز | اسد
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA-700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

زلزلے سے محفوظ مکان بنانے کا طریق

(آرکیٹیکٹ بشیر الدین کمال صاحب)

پہاڑی علاقوں میں موسم اور عمارتی سامان کے لحاظ سے مکان کے ڈیزائن کی نوعیت مختلف ہوگی۔ مثلاً پہاڑی اور برفانی علاقوں میں چھت ڈھلوان ہوگی تاکہ چھت پر پڑی برف خود بخود نیچے گر جائے جبکہ میدانی علاقوں میں ڈھلوان والی چھت کی ضرورت نہ ہوگی۔ پھر پہاڑی علاقہ کی پلاننگ بھی میدانی علاقہ کی پلاننگ سے مختلف ہوگی۔ پہاڑی علاقہ کی پلاننگ ڈھلوان چھت کو مدنظر رکھ کر کی جائے گی جبکہ میدانی علاقہ میں چھت کو مدنظر رکھنا ضروری نہ ہوگا۔

یہاں پر خاکسار پہاڑی علاقہ میں زلزلہ سے محفوظ مکانات و عمارات کس طرح تعمیر کئے جانے چاہئیں کے بارہ میں عرض کرے گا۔

بنیاد

مکان کی تعمیر میں بنیاد کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ پہاڑ بعض جگہ پر صرف مٹی کے اور بعض جگہ پر مٹی اور چھوٹے چھوٹے پتھروں سے اور بعض جگہ پر صرف پتھر سے بنے ہوتے ہیں۔ پہاڑوں کی مٹی عموماً بھر بھری ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ لینڈ سلائیڈنگ (Land Sliding) ہوتی رہتی ہے اس لئے مکان تعمیر کرنے کے لئے ہموار جگہ کا انتخاب کریں اور ڈھلوان جگہ سے بچیں۔ اپنے مکان کی بنیاد گہری اور مضبوط رکھیں جس کی نوعیت وہاں کی جگہ کے حساب سے ہوگی۔ بنیاد کا تعلق دیواروں اور چھت کے ساتھ مضبوط ہونا چاہئے اور آپس کی پکڑ بھی مضبوط ہو۔ لہذا بنیاد اور دیوار اور چھت میں لوہے کا سریا استعمال کرلیا جائے تو بہتر ہوگا اس طرح بنیادِ دیوار اور چھت یکجان ہوں گے اور پکڑ مضبوط ہوگی۔ جیسا کہ نقشہ میں دکھایا گیا ہے۔ بنیاد کی چوڑائی اور گہرائی زمین کی حالت کے مطابق رکھی جائے گی۔ یاد رکھئے دیوار تعمیر کرنے سے پہلے بنیاد کا ہموار اور Compacted ہونا بہت ضروری ہے۔

دیواریں

دیواریں مقامی عمارتی سامان کو مدنظر رکھ کر تعمیر کی جائیں گی۔ جہاں لکڑی وافر اور سستی ہو وہاں لکڑی کی ہی دیوار تعمیر کی جانی چاہئے۔ لکڑی کی دیواروں اور چھت کے ذریعہ سے سردی اور گرمی کا مکان کے اندرونی حصہ پر اثر نہیں ہوتا یعنی کمرے اندر سے گرمی میں گرم اور سردی میں ٹھنڈے نہ ہوں گے۔ اس کے مقابلہ پر اگر آپ لوہے کی چادر کی دیواریں اور چھت تعمیر کریں گے تو گرمیوں میں کمرے بہت گرم اور سردیوں میں بہت ٹھنڈے ہوں گے۔ لکڑی کی دیواروں پر باہر کی طرف لوہے کی چادر یا واٹر پروف پینٹ کردینا چاہئے تاکہ ان کی حفاظت ہوتی رہے۔

جس جگہ آپ کو بجری سستی اور آسانی سے دستیاب ہے اور پانی بھی دستیاب ہے وہاں Hollow Block تیار کر کے اور ان کی اچھی طرح Curing کر کے ان سے دیواریں تعمیر کی جاسکتی ہیں۔ اگر ان کے اندر لوہے کا سریا دیا جاسکے تو اور مضبوطی حاصل ہوسکے گی جس کا تعلق بھی مضبوطی کے ساتھ R.C.C چھت کے ساتھ ہوسکے گا۔ یاد رکھیے Hollow Block کی ترائی بہت ضروری ہے بلکہ سیمنٹ کے کام کی ترائی بہت ضروری ہے تاکہ سیمنٹ کا کام مضبوطی حاصل کرلے۔ چونکہ بعض پہاڑی علاقوں میں پانی نہیں ملتا جس کی وجہ سے سیمنٹ بجری وغیرہ سے تعمیر عمارت کی ترائی نہیں کی جاتی یا ترائی کی طرف توجہ نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے سیمنٹ وغیرہ طاقت نہیں پکڑتے جو معمولی سے جھٹکے سے نیچے آجاتے ہیں بلکہ ان کے مقابلہ میں بعض ایسے مکانات جو گارے اور مٹی سے تعمیر کئے گئے ہوتے ہیں وہ زیادہ پختہ ہوتے ہیں اور چھوٹے موٹے جھٹکے برداشت کرلیتے ہیں۔

چھت

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے جہاں لکڑی سستی ہوگی اور وافر ہوگی وہاں لکڑی کی چھت ڈال کر اوپر Asbustus Sheet اسبسٹس شیٹ کا فائدہ یہ ہوگا کہ گرمیوں میں اندر سے کمرہ گرم نہیں ہوگا اور سردیوں میں زیادہ ٹھنڈا نہیں ہوگا بمقابلہ لوہے کی شیٹ کی چھت کے۔

گھر کا خاکہ

زیر نظر خاکہ میں دو بیڈروم، ایک باورچی خانہ، ایک غسل خانہ اور ایک ڈرائنگ روم دیا گیا ہے جو کہ ایک متوسط فیملی کے لئے کافی ہے۔ اگر ڈرائنگ روم کے سامنے متصل سیڑھیاں دے دی جائیں تو دومنزلہ گھر تعمیر ہوسکتا ہے۔ یا دو Independant گھر تعمیر ہوسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ جو Isometric View دیا گیا ہے اس میں بنیادوں سے لیکر چھت تک قطع کر کے دو حصوں میں دکھایا گیا ہے تاکہ اچھی طرح سمجھا جاسکے۔ اس دیوار میں دکھایا گیا ہے کہ بنیادیں کیسے رکھنی ہیں۔ آدھے حصہ میں دیوار بلاک سے تعمیر ہوتی دکھائی گئی ہے جبکہ اس کے اوپر لکڑی کی قینچی (Truss) کی چھت جس کے اوپر اسبسٹس شیٹ دکھائی گئی ہیں۔ بلاک کی دیوار کی جگہ لکڑی کی دیوار بھی تعمیر کی جاسکتی ہے۔ دوسرے آدھے حصہ میں R.C.C کی دیوار اور اوپر R.C.C کی چھت دکھائی گئی ہے۔ لکڑی کی دیوار کے باہر کی طرف لوہے کی شیٹ یا واٹر پروف تہہ دی جاسکتی ہے تاکہ لکڑی کی دیوار موسم یعنی بارش وغیرہ سے بھی محفوظ رہ سکے۔

جہاں بجری سستی اور آسانی سے مل سکے وہاں فریم سٹرکچر (Frame Structrue) کے ذریعہ سے مکان تعمیر کئے جاسکتے ہیں جبکہ ترائی بہت ضروری ہے۔

بہتر وسائل اور اسباب کو بروئے کار لاکر تعمیر کرنا بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ ہی ناراض ہے تو بڑی سے بڑی مضبوط عمارت اس کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتی وہ لحہ میں زمین بوس ہوجاتی ہے کیونکہ وہی طاقتور ہے اس کے سامنے ہر چیز ہیچ ہے۔ کچھ بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوگا تو کمزور سے کمزور عمارت بھی کھڑی رہے گی اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ ❁❁

اخبار بدر میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر بدر)

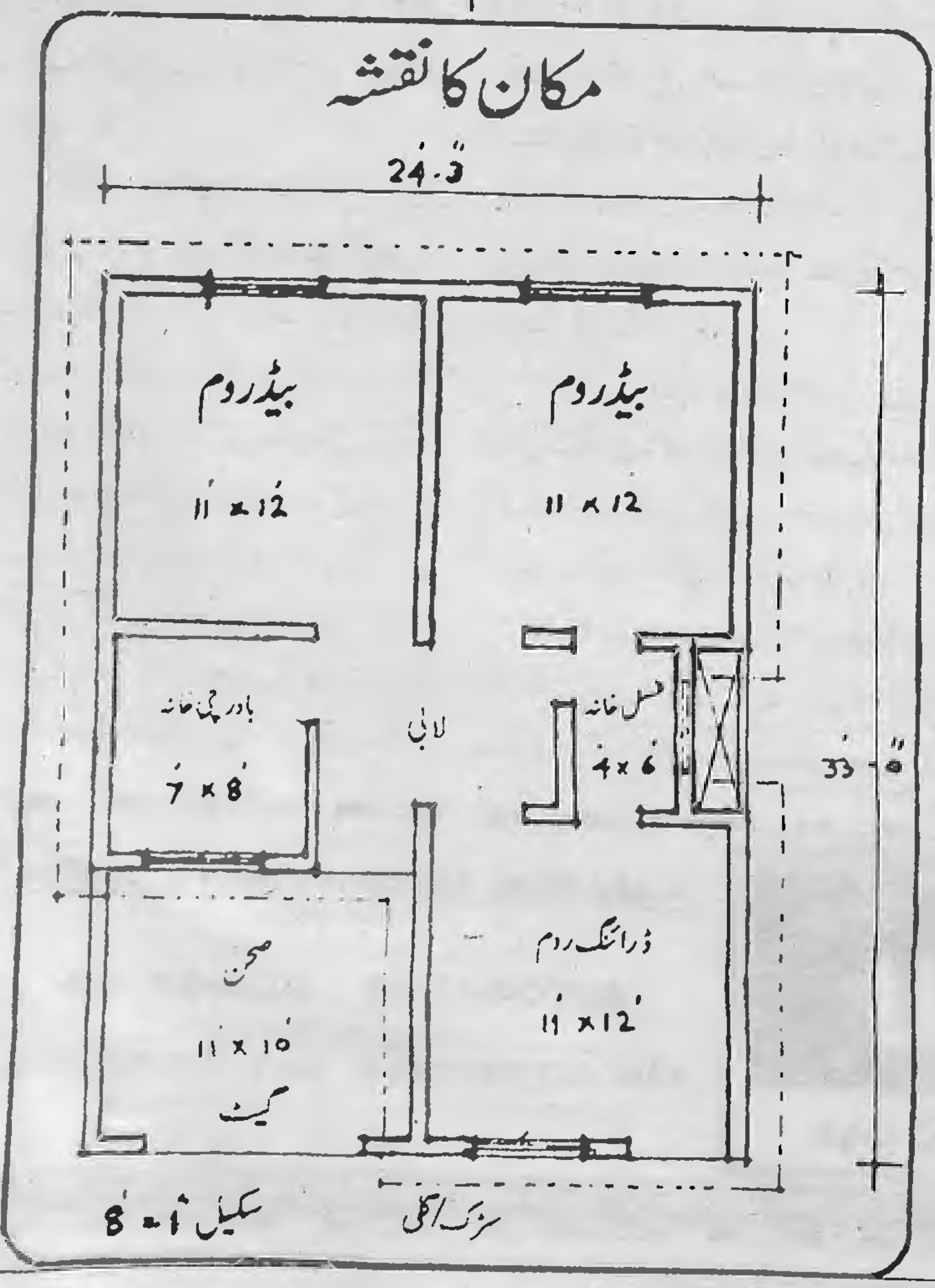

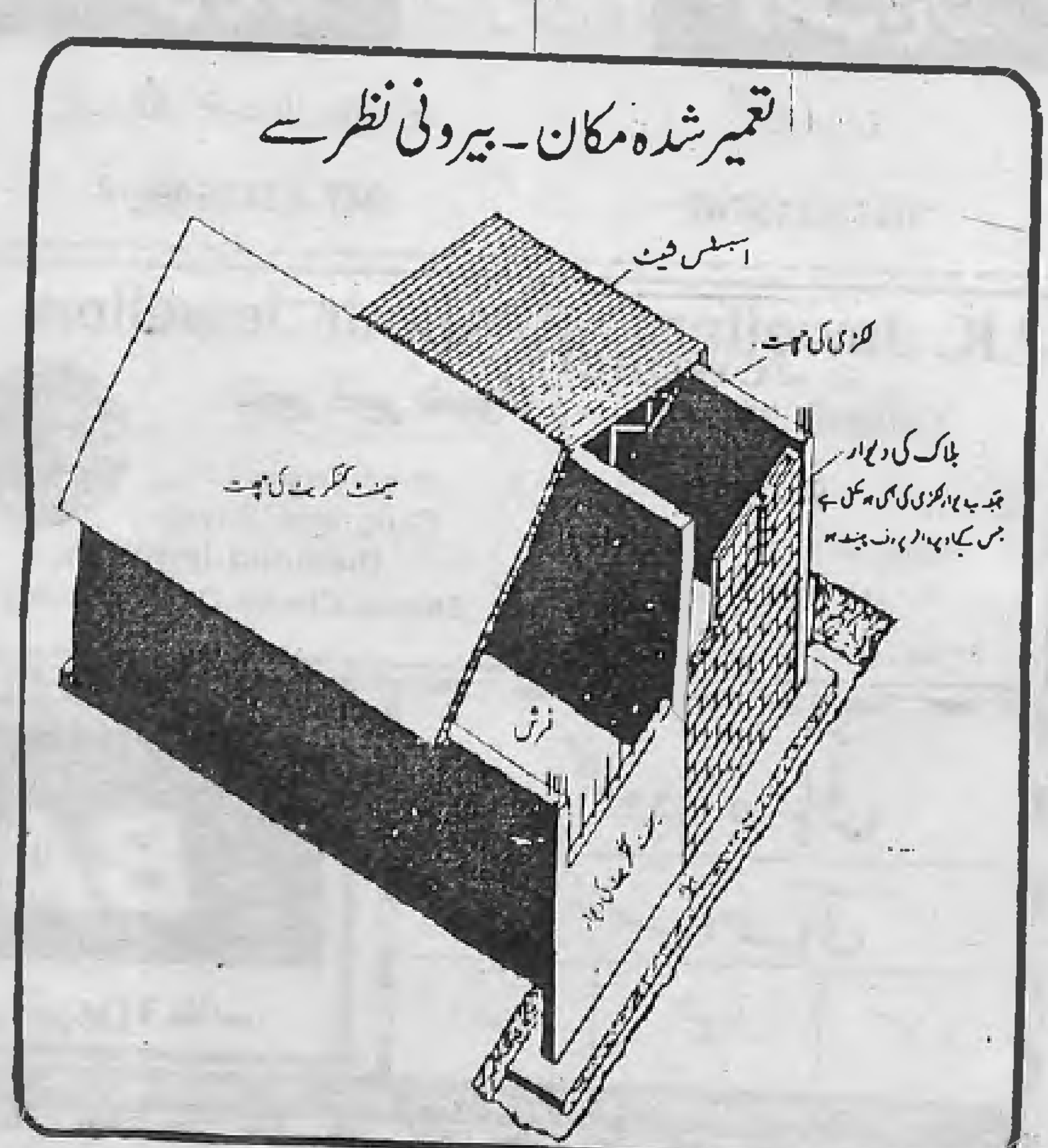

۲۳/ مارچ تاریخ عالم کا اہم دن

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں ''بشر'' کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے دوسروں کی نسبت بہت زیادہ اور ممتاز قوتیں عطا فرمائی ہیں۔ مگر ساتھ ہی عبادتِ الٰہی کی ذمہ داری بھی اسے ہی دی گئی ہے۔ اور یہ ''بشر'' اپنے گردوپیش کے حالات و واقعات کا مشاہدہ بھی کرتا ہے۔ اور مرتب بھی کرتا ہے جب کوئی خاص حالات و واقعات روئے زمین پر رونما ہوتے ہیں تو وہ تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں اور اس میں لوگوں کے لئے ایک سبق ہوتا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے اپنی شان سے ظاہر ہوتے ہیں اور ہر نیا دن نئی شان والا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا:۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَفِيْ شَانٍ

(الرحمٰن آیت نمبر 30)

ترجمہ: وہ ہر وقت نئی حالت میں ہوتا ہے۔ اور اسی ارشاد خداوندی کو سامنے رکھیں تو کوئی واحد دن بھی اللہ تعالیٰ کی جلوہ نمائی سے خالی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور پھر آپ کے سب سے بڑے عاشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ظاہر ہونے والی شان تو ممتاز ہی ہوگی۔ غارِ حرا میں نزولِ وحی کے آغاز کا دن بہت ہی اہم دن تھا مگر دُنیا نے اس پر خاص دھیان نہیں دیا۔ لیکن دُنیا کی تقدیر کو بدلنے والا وہ ہی مبارک دن تھا جس میں عالمگیر مذہب اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ چند سالوں کے بعد دُنیا کی بڑی بڑی طاقتوں مثلاً قیصر و کسریٰ نے بھی اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ پھر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز شہر لدھیانہ (ہندوستان) کی ایک گلی میں حضرت صوفی احمد جان ؓ کے مکان میں 23 مارچ 1889ء سے ہوا مگر اس واقعہ کی طرف بھی (غار حرا والے واقعہ کی طرح) دُنیا نے خاص دھیان نہیں دیا۔ گو کہ اس زمانہ میں اخبارات کا چلن تھا مگر کسی اخبار نے بھی بیعت کے اس واقعہ کا ذکر ایک جملہ میں بھی نہیں کیا۔

23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں ہونے والے اس واقعہ کو دُنیا اگر نظر انداز کرتی ہے تو ہمیں کوئی شکوہ نہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دُنیا تو اس کے قدموں میں خادم بن کر ایک دن ضرور آئے گی۔

''جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے''
(درثمین)

اس تاریخی واقعہ کو اب تو ایک سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے اور اب تو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اسقدر عیاں ہو چکی ہے کہ اُسی کے فضل سے جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ابدال شام بھی دعا کرتے ہیں اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈ رہے ہیں۔ اور پا رہے ہیں اور تقسیم بھی کر رہے ہیں اور اس جماعت کی تشہیر کی خدمت کیلئے ایک اخبار کی بات نہیں کئی مشہور اخبار اپنا خاص ضمیمہ بھی شائع کر رہے ہیں اور آڈیو ویڈیو یعنی الیکٹرانک میڈیا اس جماعت کے پروگراموں کی کوریج کرتی ہیں۔ ایک نادان (مولوی ثناء اللہ امرتسری) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت اس حسرت کا اظہار کیا تھا کہ اس مرزا کی کتابوں کو (نعوذ باللہ) جلا دیا جائے مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے پہلے تو اسے خوب مہلت دی کہ دل کھول کے لمبے عرصہ تک مخالفت کرے اور اپنا لٹریچر جمع کرے پھر خدا تعالیٰ کی تقدیر یوں چلی کہ اُس بے چارے کی کتابیں اسکی آنکھوں کے سامنے اُسی انجام کو پہنچیں۔ جس کی وہ حسرت رکھتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر یوں ظاہر ہوئی کہ حضرت اقدس علیہ السلام کی کتابیں جدید سائنسی دور میں سی ڈیز اور کمپیوٹر کے ذریعہ بھی محفوظ ہو گئی ہیں اور اب احمدیہ ویب سائٹ سے جو چاہے جب چاہے جتنا چاہے اس روحانی خزائن کو حاصل کرلے اور ایک نادان مولوی (محمد حسین بٹالوی) نے دعویٰ کیا تھا کہ 23 مارچ 1889ء کے دن روشن ہونے والے چراغ کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دے گا اُس بے چارے کا خانہ ہی خراب نہیں ہوا بلکہ قبر تک بے نشان ہوگئی اور اُس کے نواسے کو اپنے نانا پر لعنت ڈالکر عافیت کے حصار (حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام سے وابستگی) میں پناہ لینی پڑی اور گذشتہ جلسہ سالانہ قادیان دسمبر 2006ء کے موقعہ پر اسٹیج پر کھڑے ہوکر انہوں نے اس کی شہادت دی۔ اور حضرت عکرمہ (بن ابوجہل) کی یاد تازہ کردی۔

(اخبار بدر 11/4 جنوری 2007ء صفحہ 11 کالم 4)

حضرت امام مہدی علیہ السلام ''امام الزماں'' تھے اور امام الزمان جو ہوتے ہیں ان کے انوار کی برکتیں نرالی شان رکھتی ہیں چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

''حقیقت یہ ہے کہ جب دُنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزار ہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں اس کی صورتِ انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہوکر نیک استعدادیں جاگ اُٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اُس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اُس کو استدلال اور اتمامِ حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے اور یہ تمام باتیں درحقیقت اُسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اُترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔

(ضرورۃ الامام روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 474)

سائنسی ایجادات والے دِماغ جو باصلاحیت ہوں وہ بھی انہی انوار کا پرتو ہوتے ہیں اور یہ طبعی حالات روحانیت کے تابع ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) صدر مجلس انصار اللہ نے (برموقعہ سالانہ اجتماع انصار اللہ ربوہ 1981) فرمایا:۔

''ہماری خاطر ہی یہ ایجادیں ہو رہی ہیں''

(انصار اللہ سے خطاب صفحہ ۴ مطبوعہ ربوہ)

بہرحال یہ سب سائنسی ایجادیں جس کے اندر پریسِ آڈیو ویڈیو الیکٹرونک میڈیا وغیرہ امام الزمان کیلئے خادمانہ حیثیت رکھتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا کا نتیجہ بھی ہیں۔ اسی دُعا کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حافظ روشن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''تم جانتے ہو کہ یہ ریلیں اور تاریں کیوں بنیں؟ ان کے بننے کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جہاد کو نکلے تو آپ کے دوستوں کو تکلیف ہوئی آپ نے دُعا کی۔ اللھم اطولنا الارض (یعنی) اے خدا ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے۔ پس یہ آپ ہی کی دعا کی برکت ہے میں تو جب ریل پر سوار ہوتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتا ہوں''۔

(الفضل 30 جنوری 1914 بحوالہ سیرت سوانح حضرت حافظ روشن علیؓ صفحہ 40 مولفہ سلطان احمد پیرکوٹی)

خدا کے مامور اور امام الزمان کیلئے زمین لپیٹ دی جائے تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ یہ تو اسی غرض کیلئے وجود میں آئی ہے۔ اور 23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں ہونے والے واقعہ پر لوگوں نے اور سائنسی ایجادات کے پریس اور میڈیا نے اگر اُس وقت دھیان نہیں دیا تو کیا ہوا مگر خدا نے جسے امام الزمان بنایا ہے اس کے کپڑوں سے ادنیٰ سے اعلیٰ تک گدا سے بادشاہ تک سب ہی برکت حاصل کریں گے۔ ابھی اس واقعہ 23 مارچ 1889ء کو ایک سو سال بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ بادشاہوں نے بھی امام الزمان کے خلیفہ سے دستِ سوال دراز کرنا شروع کر دیا کہ ہم کو بھی ان کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کا موقع دیں۔ اور ہمیں بھی عافیت کے حصار میں آنے کا موقع دیں۔ حضرت امام الزماں علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''اگر کوئی مرکر واپس آسکتا ہے تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دنیا احمدی قوم سے اس طرح پر ہے جس طرح سمندر قطرات سے پر ہوتا ہے''۔

(تشحیذ الاذہان جنوری 1913 صفحہ 39 بروایت مرزا یعقوب بیگ مرحوم)

پس امام الزمان جو انسانِ کامل ہوتا ہے اس کی طرف ہی سب کو جلد یا بدیر آنا ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ (انسان کامل خدا تعالیٰ کی روح کا جلوہ گاہ ہوتا ہے...... ہر ایک چیز کا عہد ہے کہ اس سے ذرے یہ معرفت کا آخری بھید ہے جو بغیر صحبت کاملین سمجھ میں نہیں آسکتا۔ چونکہ یہ نہایت دقیق اور پھر نہایت درجہ نادر الوقوع ہے اس لئے ہر ایک فہم اس کی فلاسفی سے آگاہ نہیں مگر یاد رکھو کہ ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کی آواز سنتی ہے اور ہر ایک چیز پر خدا تعالیٰ کا تصرف ہے اور ہر ایک چیز کی تمام ڈوریاں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اُس کی حکمت ایک بے انتہا حکمت ہے جو ہر ایک ذرہ کی جڑھ تک پہنچی ہوئی ہے اور ہر ایک چیز میں اتنی ہی خاصیتیں ہیں جتنی اس کی قدرتیں ہیں۔ جو شخص اس بات پر ایمان نہیں لاتا وہ اس گروہ میں داخل ہے جو مَاقَدَرُوااللّٰهَ حَقَّ قَدْرِه کے مصداق ہیں اور چونکہ انسان کامل مظہر اتم تمام عالم کا ہوتا ہے اس لئے تمام عالم اس کی طرف وقتاً فوقتاً کھینچا جاتا ہے وہ روحانی عالم کا ایک عنکبوت ہوتا ہے اور تمام عالم اس کی تاریں ہوتی ہیں اور خوارق کا یہی سر ہے''۔

(برکات الدعا روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۰)

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کنند وقتِ خوشترم

☆☆☆☆

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

ہیومینٹی فسٹ کے تحت

علاقہ پونچھ کے متاثرین زلزلہ و مستحقین میں تقسیم ریلیف

سال 2005ء کے ماہ اکتوبر میں آئے شدید زلزلے میں مظفر آباد اور اس کے ملحقہ سرحدی علاقوں کے ساتھ ساتھ علاقہ پونچھ میں بھی بہت سا جانی و مالی نقصان ہوا تھا۔ اُس موقعہ پر جماعت احمدیہ کو ان متاثرین زلزلہ کو احسن رنگ میں ریلیف پہنچانے کی توفیق ملی۔ دیگر زلزلہ سے متاثر علاقوں کے علاوہ پونچھ کے متاثرین جن کی رہائش گاہیں ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہوگئی تھیں اور زلزلے نے مسکینوں کو شدید سردیوں میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ کھلے آسمان میں رہنے پر مجبور کر دیا تھا، اُس وقت ان کی بنیادی ضرورت صرف گرم کپڑے اور اوڑھنے کے لئے کمبل تھے چنانچہ اُس وقت اولاً اُن متاثرین کو جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک ہزار کے قریب کمبل ریلیف میں پہنچائے گئے تھے۔ اب بھی ہومینٹی فرسٹ کے تحت جماعت احمدیہ جرمنی نے ان متاثرین و مستحقین کیلئے گرم کپڑوں پر مشتمل ریلیف بھیجی۔ یہ ریلیف محترم ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے پونچھ علاقہ کے متاثرین و مستحقین کیلئے ارسال فرمائی۔ محترم ناظر صاحب امور عامہ کی ہدایت و رہنمائی میں محترم چوہدری شمس دین صاحب زونل امیر پونچھ کی نگرانی میں اس کی تقسیم کار کیلئے ایک چھ ممبری کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی موجودگی میں یہ ریلیف نہایت منظم رنگ میں مستحقین میں تقسیم ہوئی۔

یہ ریلیف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پونچھ اور اس کے گردونواح کے مجموعی طور پر 50 گاؤں و دیہات کے ڈیڑھ ہزار مستحقین کو پہنچانے کی توفیق ملی اس کے علاوہ مینڈر علاقہ کے مستحقین تک یہ ریلیف وہاں کی جماعتوں کے صدر صاحبان اور معلمین کرام کے ذریعہ تقسیم کی گئی۔ علاوہ ازیں شہر کے یتیم خانوں اور بیوگان کو بھی گھروں میں جا کر ریلیف پہنچائی گئی۔

اس سلسلے میں مورخہ ۷ نومبر ۲۰۰۶ء کو احمدیہ مشن پونچھ میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد عمل میں لایا گیا اس میں علاقہ پونچھ کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جناب مبارک سنگھ صاحب اور سابق ممبر پارلیمنٹ اور سینئر کانگریس لیڈر جناب غلام محمد صاحب میر پونچھی بطور مہمان خصوصی مدعو کئے گئے ساتھ ہی پونچھ شہر کے میئر صاحبان و معززین کے علاوہ میڈیا کے لوگوں نے شمولیت کی۔ حسب روایت محترم زونل امیر صاحب کی زیر صدارت اس تقریب کا آغاز کلام پاک سے ہوا۔ خاکسار نے جماعت کا تعارف کروایا۔ اور جماعت کے امتیازی ماٹو کا ذکر کرتے ہوئے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بلالحاظ مذہب و ملت بنی نوع انسان کے ساتھ خدمت خلق کے کاموں کا مختصراً تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ آج کی یہ تقریب بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ اس علاقہ کے متاثرین زلزلہ کو گزشتہ سال ایک ہزار کمبل ریلیف پہنچانے کے بعد پھر اس علاقہ کے مستحقین کیلئے کچھ ریلیف کا سامان (جو گرم کپڑوں پر مشتمل ہے) جو ہیومینٹی فرسٹ کے تحت جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے موصول ہوا ہے اسے ہم اپنی سابقہ روایات کے تحت بلا لحاظ مذہب، مستحقین تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر محترم جناب ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے جماعت کے خدمت خلق کے کاموں کی بہترین الفاظ میں کھل کر تعریف کی اور جماعت کے ساتھ اپنی نیک خواہشات اور محبت کا اظہار فرمایا۔ محترم جناب غلام محمد صاحب میر پونچھی نے بھی کہا کہ میں اس جماعت کو اچھی طرح جانتا ہوں اس جماعت نے خدمت خلق کے بہت کام کئے ہیں اور کر رہی ہے لیکن اس کے عوض کبھی کچھ طلب نہیں کیا۔ یہ جماعت نہایت منظم رنگ میں یکجہتی سے کام کرتی ہے۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے تمام معززین اور میڈیا کا شکریہ ادا کیا اور تمام معزز مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

اس موقعہ پر مختلف علاقوں سے آئے ہوئے لگ بھگ 150 افراد مستحقین میں محترم جناب ADC صاحب اور ذی اثر شخصیات کے ہاتھوں ریلیف تقسیم کی گئی۔ ریلیف کی تقسیم کاری کو 12 مختلف اخبارات نے کوریج دی نیز ڈی ڈی کشمیر اور یہاں کے لوکل ریڈیو سٹیشن پر بھی جماعت کی تقسیم ریلیف کی خبریں اور رپورٹیں شائع ہوئیں۔ الحمد للہ۔ یہی وجہ ہے کہ پونچھ کی مخالف جماعتوں میں اس کے بعد عجیب سی بے چینی اور کھلبلی بھی ردعمل کے طور پر دیکھنے کو ملی اور دیوبندی حضرات کی طرف سے احمدیوں سے اپنا تعلق توڑنے کی اپیل کی گئی اور جماعت کے خلاف کچھ پوسٹر بھی شائع ہوئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ہمیشہ خدمت خلق کے حقیقی جذبہ سے سرشار ہو کر خدمت بنی نوع انسان کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کے دور رس نتائج ظاہر کرے۔ (عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ پونچھ)

دعائے مغفرت

کانپور کے ایک مخلص احمدی مکرم عتیق الرحمٰن صاحب پونچھی ابن مرحوم مولوی محمد اکبر صاحب پونچھی 27.2.07 شام پانچ بجے ایک حادثہ میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جاجموں میں نماز جمعہ پڑھاتے تھے اپنے پیچھے اہلیہ پانچ بیٹے ایک بیٹی چھوڑ گئے ہیں تین بچے چھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور کاروبار میں برکت دے۔ (محمد رئیس صدیقی صوبائی قائد یوپی)

جامعہ احمدیہ قادیان کی طرف سے دو سیمینار کا انعقاد

سانحہ کربلا کی حقیقت

مورخہ ۳۰ جنوری کو جامعہ احمدیہ قادیان کی طرف سے بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں ۱۰ محرم کی مناسبت سے ایک سیمینار بعنوان "سانحہ کربلا کی حقیقت" منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار کی صدارت مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے کی۔ محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم اس پروگرام میں بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم بانس علی نے کی۔ عزیزم رضوان احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہ محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے "سانحہ کربلا کی حقیقت" کے عنوان پر تحقیقی تقریر کی جس میں آپ نے اس واقعہ کے بارہ میں اہم تاریخی معلومات اور واقعات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد سامعین نے اپنے علم میں اضافہ کیلئے پرنسپل صاحب سے سوالات کئے جن کے جوابات سے طلباء کے علم میں بہت اضافہ ہوا۔ آخر میں صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر عربی زبان میں سیمینار

مورخہ ۲۱ فروری ۲۰۰۷ء بروز بدھ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں جامعہ احمدیہ قادیان کی طرف سے بعنوان "یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ" عربی زبان میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ یہ سیمینار محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان اس سیمینار میں شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم علام الدین نے کی عزیز طاہر احمد جمالی اور ان کے ساتھیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا بعدہ عزیزم نوید الفتح نے پیشگوئی مصلح موعودؓ عربی زبان میں پڑھ کر سنائی اس موقع پر تین تقاریر عربی زبان میں ہوئیں۔ پہلی تقریر عزیزم احمد صادق راتھر نے "حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق پیشگوئی مختلف ادیان کی کتب میں" کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر عزیزم مفیض الرحمٰن محفوظ نے "سیرت حضرت مصلح موعودؓ" کے عنوان پر کی۔ تیسری تقریر عزیزم پرویز عالم نے "حضرت مصلح موعودؓ کے نمایاں کارنامے" پر کی۔

بعدہ محترم صدر اجلاس نے طلباء کو نہایت مفید معلومات بہم پہنچائے اس کے بعد محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے طلباء کے سوالات کے عربی زبان میں جوابات دیئے اسطرح یہ سیمینار نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ جامعہ احمدیہ قادیان کی طرف سے اپنی نوعیت کا یہ عربی زبان میں پہلا سیمینار تھا۔ (محمد نور الدین استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

ضروری اعلان بابت تاریخی و اہم تصاویر

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے دوران جماعتی اخبارات و رسائل اور سوونیئر میں شائع کرنے، نیز نمائشوں میں بغرض ریکارڈ رکھنے کے لئے ہندوستان کی جملہ احمدی مساجد، دیار التبلیغ، سکولز اور جماعتی عمارات، اسی طرح اہم تقاریب اور شخصیات سے ملاقات وغیرہ کی تصاویر کی بھی ضرورت ہے لہذا تمام امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش کی جاتی ہے کہ اولین فرصت میں ایسی تصاویر کی کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ تین تین تصاویر مع ضروری کوائف و تاریخی حیثیت لکھ کر مکرم ناظر صاحب نشر و اشاعت کے نام ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ (محمد انعام غوری صدر جوبلی کمیٹی قادیان)

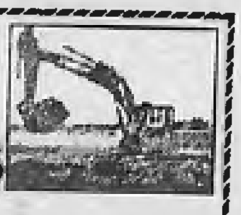
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R). (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

دارالقضاء کے تحت

الوداعیہ اور استقبالیہ تقریب کا انعقاد

مورخہ 20 فروری 2007ء کو محترم حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کی اجازت سے محترم مولانا محمد دین صاحب سابق ناظم دارالقضاء کے اعزاز میں الوداعیہ اور محترم مولانا زین الدین صاحب حامد ناظم دارالقضاء کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب ایوان خدمت میں منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت حضرت امیر صاحب کی ہدایت پر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ مکرم مولوی باسط رسول ڈار قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تلاوت اور عزیز رضوان متعلم جامعہ احمدیہ کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا عبدالوکیل نیاز صاحب نے سپاس نامہ پڑھ کر سنایا اس کے بعد محترم محمود احمد مبشر صاحب درویش قاضی سلسلہ نے اس موقعہ کی مناسبت سے اپنا منظوم کلام سنایا۔ جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

تقریب الوداعیہ پہ القاب کیا لکھوں
ہیں صدر بہشتی مقبرہ و وقف جدید کے
ممبر ہیں انجمن کے امام الصلوٰۃ بھی
اوصاف حمیدہ آپ کے تو بیشار ہیں
ناقابل فراموش ہیں خدمات آپ کی
اللہ جزائے خیر دے عمر فعال بھی
ہاں ناظم دارالقضاء آئے ہیں جو ابھی

ناظم قضاء یا مولانا جناب کیا لکھوں
اور رکن بھی ہیں آپ تحریک جدید کے
واہ قابل ستائش ہیں خدمات آپ کی
دیں کے ہر اک کام میں خدمت گزار ہیں
مدح میں اور کیا لکھوں میں آنجناب کی
کوئی زندگی میں آئے نہ مشکل محال بھی
اللہ انہیں عطا کرے یہ خوبیاں سبھی

مبشّر ان سب کے حق میں کرتا ہے یہ دُعا
صحت و سلامتی کی دے لمبی عمر خدا

اس کے بعد محمد سرور صاحب صدر بورڈ دارالقضاء نے مختصر خطاب فرمایا اس کے بعد مولانا حکیم محمد دین صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے جس نے مجھے خدمات دینیہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ موصوف نے فرمایا کہ میں ان تمام کارکنان کیلئے دُعا کرتا ہوں جنہوں نے میرے ساتھ کام کیا اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ اور آخر پر تمام احباب کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعائے خیر کی انکے بعد محترم مولانا زین الدین صاحب حامد ناظم دارالقضاء نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ پر کامل یقین ہے کہ جماعت احمدیہ میں جو کوئی بھی عہدہ ملتا ہے وہ انسان کی اپنی کوشش سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے فرمایا عہدہ ایک ذمہ داری ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر انسان اس کی کما حقہ ادائیگی نہیں کر سکتا ہے۔ اگرچہ میں ایک کمزور اور ناتواں ناتجربہ کار انسان ہوں مگر مجھے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہے کہ وہ اپنی جناب سے راہنمائی فرمائے گا۔ موصوف نے احباب کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کی۔ آخر پر صدر اجلاس محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہم سب کا فرض ہے کہ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے دارِ آخرت میں بہترین جزاء عطا فرمائے اور صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے۔ نیز فرمایا کہ ہم سب اپنے بھائی کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور مقبول خدمات دینیہ کی توفیق عا فرمائے اور جس عہدہ پر موصوف فائز ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ یہ عہدہ ان کے لئے مبارک کرے۔ خطاب کے بعد نظامت دارالقضا کی جانب سے محترم صدر اجلاس نے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ آخر پر دُعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام کارکنان کو صحیح رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (طاہر احمد بیگ محرر دارالقضاء)

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کی مساعی

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کی دو میٹنگز 21 اور 27 جنوری کو ہوئی۔ دوران ماہ دو تربیتی اجلاسات ہوئے پہلا اجلاس جامع مسجد نور میں بعد نماز مغرب بروز اتوار بتاریخ 21 جنوری منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم عبدالرحمٰن انور نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم بلال احمد صاحب لون معلم نے تربیت کے تعلق سے تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے نصائح کیں۔ دورانِ ماہ تقریباً 30 خدام نے حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے باقاعدہ طور پر ایم ٹی اے دیکھنے کا انتظام ہے شعبہ امور طلباء کے تحت ہماری مجلس میں تقریباً بیس خدام جذبۂ ایثار کے ساتھ مفت کوچنگ کلاس میں پڑھاتے ہیں ان کلاسز میں پہلی جماعت سے لیکر دسویں جماعت تک کے 200 طلبا و طالبات روزانہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور یہ سلسلہ 3 جنوری 2007 سے جاری ہے۔ ان کلاسز میں تعلیم کی اہمیت اور افادیت بھی بیان کی جاتی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کم از کم ہر ماہ دو تین وقارِ عمل کرتی ہے۔ عیدالضحیٰ کے موقع پر جامع مسجد ناصر آباد کی صفائی کی گئی اور مستورات کیلئے نماز کا انتظام کیا گیا۔

شعبہ خدمت خلق کے تحت بیماروں کی مالی مدد کی گئی ملحقہ گاؤں میں ایک دکان کو کافی نقصان پہنچا اس کے لئے مجلس نے نقدی اور جنس سے مدد کی (فیاض احمد ڈار معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد، کشمیر)

چاندی پور ضلع بالیسر میں بک سٹال

مشہور سمندری ساحل چاندی پور ضلع بالیسر، اڑیسہ میں جماعت احمدیہ سورو کے خدام کی طرف سے ایک بک اسٹال لگایا گیا یہ اسٹال 7-6-5 جنوری کو لگا۔ اس بک فیئر میں احمدیہ بک اور *LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE* کا بینر لگایا گیا۔ اسٹال میں مختلف زبانیں جاننے والے لوگ کثرت سے آئے لوگوں کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ ہزاروں افراد تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا گیا لوگ اسٹال سے بیحد مستفید ہوئے اور ہزاروں روپے کی کتابیں خریدیں خصوصاً قرآن مجید کا اڑیہ ترجمہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا خاکسار کے علاوہ علاقائی قائد مکرم عبدالودود خان صاحب، لوکل قائد مکرم عمران صاحب اور جمال شریعت صاحب مبلغ سلسلہ کے علاوہ دیگر خدام و انصار نے خصوصی تعاون دیا بک سٹال کی خبر مقامی اخبارات نے شائع کی۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اس نے ہمارے لئے تبلیغ کا ایک ذریعہ ایم ٹی اے عطا کیا ہے۔ چار سال سے ہمارے پورے سورو شہر میں کیبل کے ذریعہ ایم ٹی اے نشر کیا جا رہا ہے۔ سورو میں احمدی احباب کی تعداد غیروں کے مقابلہ میں کم ہے۔ مخالفین وقتاً فوقتاً کوشش کرتے ہیں اس تبلیغ کے ذریعہ کو بند کر دیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مخالفین کو ان کے منصوبوں میں ہمیشہ ناکام رکھے اور ان کی ہدایت کے سامان کرے۔ آمین۔ (عبدالنور خان سیکرٹری تبلیغ سیکرٹری جماعت احمدیہ سورو)

ولادت

مورخہ یکم اگست 2006 کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے عزیز مکرم ڈاکٹر اکرام اللہ صاحب ٹاک کے.اے.ایس کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولود مکرم عبدالمجید صاحب ٹاک ایڈوکیٹ کا نواسہ اور مکرم حبیب اللہ صاحب ٹاک کا پوتا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام ازراہِ شفقت حفیظ اللہ رکھا ہے۔ الحمد للہ۔ بچے کی صحت و تندرستی درازی عمر نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (عبدالحمید ٹاک یاری پورہ، امیر صوبائی کشمیر)

جلسہ سالانہ یوکے 2007

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال 41 واں جلسہ سالانہ یوکے مورخہ 29-28-27 جولائی 2007ء کو لندن میں منعقد ہوگا۔ اس میں شرکت کے خواہشمند احباب و خواتین اپنے کوائف Letter of Identity کے مطابق مکمل کر کے مکرم صدر صاحب / امیر صاحب / امیر صاحب صوبائی کے توسط سے اپنی درخواستیں دفتر ہذا کو 30.5.07 تک بھجوائیں۔ تا انہیں Sponsorship cum letter of Invitations حصول ویزہ کیلئے بھجوایا جا سکے۔

اس سلسلہ میں ضروری ہدایات اُمراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو بذریعہ سرکلر بھجوائے جا چکے ہیں۔ اپنی درخواستیں متعلقہ صدر صاحب / امیر صاحب / امیر صاحب صوبائی جماعت احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

30 واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2007ء

جملہ اراکین مجلس انصار اللہ و احباب جماعت ہندوستان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 ویں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کے انعقاد کیلئے 21-20-19 اکتوبر 2007 بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔ مجالس ابھی سے اس اجتماع کی تیاری شروع کر دیں۔ تفصیلی پروگرام بذریعہ سرکلر مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

خلیفۃ المسیح سے میری ملاقات

ادارہ بدر صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے جملہ قارئین سے درخواست ہے کہ اگر وہ کسی بھی خلیفۃ المسیح سے ملاقات اور ناقابل فراموش یادوں کا ذکر کرنا چاہیں تو اس کالم کے تحت کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

غیر ملکی رپورٹیں

گوتھن برگ (سویڈن) میں

بین المذاہب سمپوزیم کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: وسیم احمد ظفر۔صدر خدام الاحمدیہ سویڈن)

مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن نے مرکزی لائبریری گوتھن برگ کے تعاون سے وسیع وعریض ہال میں ''حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان'' کے عنوان پر 23 جنوری کی شام 6 بجے ایک سمپوزیم بین المذاہب کا اہتمام کیا۔

اس سمپوزیم کے لئے عوام الناس کے علاوہ سکولوں اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم اور اس کے سویڈش ترجمہ سے کیا گیا اس سمپوزیم میں یہودیت اور عیسائیت کے نمائندگان اور دومعروف سیاستدانوں کو مدعو کیا گیا۔

یہودی مذہب کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں واضح کرنے کی کوشش کی کہ اسرائیل چونکہ ان کی موعودہ سرزمین ہے اس لئے ہم سب اس سے محبت کرتے ہیں اور ہمارا معاشرہ بھی ہمیں اس سے محبت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

عیسائی مذہب کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا کہ اپنے ساتھیوں کا ہر طرح خیال رکھنا اور اپنے اردگرد اور ماحول کے لوگوں سے پیار کرنا حب الوطنی کی سب سے پہلی ضرورت ہے۔

اسلام احمدیت کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے مکرم آغا یحیٰ خان صاحب مبلغ سلسلہ سویڈن نے اپنی تقریر میں قرآن اور احادیث کے حوالے سے بیان کیا کہ اپنے وطن سے محبت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔آپ نے اپنی تقریر میں بعض آیات قرآنی سویڈش ترجمہ کے ساتھ بیان کیں اور یہ بھی وضاحت کی کہ اللہ اور رسول بھی یہی تعلیم دیتے ہیں کہ ہمیں اس ملکی حکومت کا مشکور ہونا چاہئے جہاں ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو انسانوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا بھی شکر نہیں کر سکتا۔

معروف سیاسی شخصیت Per Landgren جن کا تعلق کرسچن ڈیموکریٹ پارٹی سے ہے انہوں نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ حب الوطنی میں لوگوں کے ساتھ ساتھ ملکی حکومت کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں جنہیں ادا کیا جائے تو لوگ اپنے ملک سے ضرور محبت کا اظہار کریں گے۔

اسی طرح میکائیل یوان سون جن کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے نے بیان کیا کہ اپنے ماحول اور ہمسایوں کا خیال رکھنا حب الوطنی کی سب سے پہلی ضرورت ہے۔اس کے بعد نیشنل امیر صاحب سویڈن مکرم محمود احمد شمس صاحب نے اختتامی تقریر میں تمام حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا آخر پر حاضرین کو سوالات کی بھی اجازت دی گئی اور احباب وخواتین نے سوالات کئے اور انہیں تسلی بخش جواب دئے گئے۔

اللہ کے فضل سے غیر مسلم سویڈش احباب نے بڑے ذوق شوق سے اس سمپوزیم میں شرکت کی آخر پر تمام حاضرین کی چائے اور لوازمات کے ساتھ تواضع کی گئی۔اس موقع پر سٹیج سیکریٹری کی ذمہ داریاں مکرم عامر منیر چوہدری صاحب (سیکریٹری تبلیغ) نے ادا کیں نیز ایک بک سٹال بھی لگایا گیا جس سے غیر مسلم احباب نے کتب خرید بھی کیں اور مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ ❁❁❁❁❁❁

گیمبیا (Gambia) میں دس روزہ نیشنل تربیتی کلاس

(سید سعید الحسن مبلغ انچارج دی گیمبیا)

مورخہ 25/اگست 2006ء کو پہلی دس روزہ نیشنل تربیتی کلاس بیت السلام بانجل میں منعقد ہوئی۔گیمبیا میں دوموسم ہوتے ہیں موسم باراں اور خشک موسم۔چونکہ سارا ملک بارانی ہے اور کھیتی باڑی پر انحصار کرتا ہے۔اس لئے موسم برسات میں سارے سکول بند کردئے جاتے ہیں اور طالبعلم کھیتی باڑی میں اپنے والدین کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے نیشنل عاملہ میں تجویز رکھی کہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا جائے ساری عاملہ نے اس تجویز کو منظور کیا اور مکرم امیر صاحب نے ایک کمیٹی مقرر کردی جس میں نیشنل سیکرٹری تعلیم وتربیت، پریذیڈنٹ بانجل کمبوہ ایریا اور خاکسار کو نامزد کیا۔چونکہ گیمبیا میں دس روزہ کلاس کا پہلا تجربہ تھا اس لئے بہت سے کام کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی خصوصاً کورس مقرر کرنا اور اسے شائع بھی کرنا۔اس غرض کے لئے احمدیہ پرنٹنگ پریس نے مدد کی اور چہل احادیث، تاریخ اسلام اور احمدیت کا منتخب حصہ کلاس کے لئے تیار کیا۔اسی طرح تدریس کے لئے بعض ایریا مشنریز نے فرائض سرانجام دیئے۔منتظم اعلیٰ کی ڈیوٹی خاکسار کو سونپی گئی۔کلاس کے لئے بارہ سال تا پندرہ سال کے اطفال کا معیار مقرر کیا گیا۔اسی طرح طلبہ کے دس روز ٹھہرنے کے لئے بیت السلام کو منتخب کیا گیا اور سپرنٹنڈنٹ کے لئے مولانا محمود احمد طاہر صاحب کو مقرر کیا گیا۔مورخہ 25/اگست کو بعد از نماز مغرب افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں نیشنل عاملہ کے ممبران، ذیلی تنظیموں کے صدور اور بانجل کمبوہ ریجن کے صدور شامل ہوئے۔مکرم امیر صاحب نے اطفال کو، خاکسار نے اطفال اور تمام احباب کو توجہ دلائی کہ عمر کے ہر حصہ میں علم سیکھا جاسکتا ہے۔اور اس کا آغاز اگر بچپن سے ہو تو یہ ساری عمر کا سرمایہ بن جاتا ہے۔دعا کے ساتھ اس کلاس کا افتتاح ہوا۔

دس دن طلباء نے بڑے ذوق شوق سے حصہ لیا۔ابتدائی دنوں میں معیار صرف بارہ سے پندرہ سال تھا۔لیکن والدین کے پرزور اصرار پر باقی عمر کے اطفال کو بھی اجازت دیدی گئی۔دن کا آغاز روزانہ نماز تہجد سے ہوتا رہا اور دس دن طلباء نے باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کی۔نماز فجر کے بعد سادہ نماز اور خلافت جوبلی کی دعائیں سکھائی جاتی رہیں ناشتہ کے بعد باقاعدہ پڑھائی کا آغاز ہوتا۔کورس میں تصحیح تلفظ قرآن، حفظ قرآن، و حفظ احادیث، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت اور کمپیوٹر شامل تھے اسی طرح روزانہ عصر کے بعد ورزش، مغرب کے بعد سوال و جواب، اور حضور ایدہ اللہ کے دورہ جات پر مشتمل پروگرام دکھائے جاتے رہے۔کلاس کے آخر پر امتحان بھی لیا گیا۔مورخہ 4/ستمبر 2006ء کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت اور خاکسار نے خطاب کیا۔اور والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔اس موقعہ پر تمام طلباء میں اسناد تقسیم کی گئی۔اور یوں دعا کے ساتھ ایک انتہائی کامیاب کلاس اختتام پذیر ہوئی۔کلاس میں 122 اطفال شریک ہوئے۔اس کلاس کا ملکی سطح پر نہایت خوشگوار اثر ہوا۔جب بعض ذرائع سے اخبار ورسائل کو اس کلاس کے متعلق معلوم ہوا تو اخبارات اور نیشنل ریڈیو کے نمائندوں نے خاکسار اور کلاس کے منتظمین کا انٹرویو لیا۔اگلے دن اخبارات نے کلاس کی تصویر کے ساتھ یہ انٹرویو شائع کیا۔اسی طرح نیشنل ریڈیو گیمبیا نے خبرنامہ میں کلاس کی خبر بڑے نمایاں طور پر نشر کی۔ ❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

وادیٔ کشمیر کے خوش نصیب حجاج کرام

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس سال درج ذیل حاجی صاحبان زیارت بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ میں روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہوکر بخیر وعافیت واپس تشریف لائے ہیں الحمدللہ۔

☆...... مکرم غلام نبی صاحب ٹاک ناظر یاری پورہ

☆...... مکرمہ خورشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام نبی صاحب ٹاک یاری پورہ

☆...... مکرم عبدالمجید صاحب ٹاک ایڈووکیٹ یاری پورہ۔

☆...... مکرمہ جواہر النساء صاحبہ اہلیہ عبدالمجید صاحب ٹاک ایڈووکیٹ۔

☆...... مکرم محمد یوسف صاحب راتھر بالسو۔

☆...... مکرمہ راجت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف صاحب راتھر۔

☆...... مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی آسنور

☆...... مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی

مولا کریم ان کی عبادات، قربانی اور دعاؤں کو شرف قبولیت بخش کر حج مبرور عطا کرے اور آئندہ بھی نیک پاک زندگی گزارنے اور دینی خدمات بجالانے کی توفیق بخشے۔آمین۔ (عبدالحمید ٹاک یاری پورہ کشمیر)

ضروری اعلان

برائے انتخاب مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

یکم جولائی 2007 تا 30 جون 2010ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے صوبائی امراء، زونل امراء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نئے دَور کے انتخاب مجلس عاملہ کروانے کا وقت قریب آگیا ہے۔ایک دو ماہ کے اندر تین سالہ عرصہ کے لئے جماعتوں میں انتخاب کرنے کی کاروائی کے لئے قواعد انتخاب اور پرفارما جلد ارسال کئے جائیں گے۔اس سے قبل آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے صوبہ/زون میں مقیم نئی و پرانی جماعتوں کے صحیح صحیح نام نظارت علیاء قادیان کو جلد بھجوادیں۔اور ان جماعتوں میں مقیم افراد کی تعداد سے بھی جلد مطلع کریں تاکہ بعد جائزہ و کاروائی قواعد کے مطابق انتخاب کروائے جاسکیں۔اس کے علاوہ اگر آپ کے صوبہ/زون میں نومبائعین کی جماعتیں قائم ہوئی ہیں تو ان جماعتوں کے نام اور ان میں رہنے والے افراد کی تعداد بھی جلد بھجوادیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

فجر کی تلاوت کو اہمیت دیں

یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے

(بنی اسرائیل، آیت نمبر: ۷۹)

اخبار بدر کی قلمی ومالی اعانت کرکے عنداللہ ماجور ہوں- (مینجر)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16247 :: میں جے ایم محمد شریف ولد کے ایم جمال الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ الیکٹریشن عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن ملیکا ارجنا نگر مرکرہ ڈاکخانہ مرکرہ ضلع کورگ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق　　العبد جے ایم محمد شریف　　گواہ شیخ محمد ذکریا

وصیت 16248 :: میں ایم یو ظہیر احمد ولد پی کے عمر قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن مرکرہ ڈاکخانہ مرکرہ ضلع کورگ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق　　العبد ایم یو ظہیر احمد　　گواہ شیخ محمد ذکریا

وصیت 16249 :: میں شریف حسن ولد ایم حسن قوم احمدی پیشہ ٹریننگ عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن آزاد نگر مرکرہ ڈاکخانہ مرکرہ ضلع کورگ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق　　العبد شریف حسن　　گواہ شیخ محمد ذکریا

وصیت 16250 :: میں محمد ابراہیم تیر گھر ولد فاروق احمد صاحب تیر گھر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-4-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے ایک رہائشی مکان اور ایک گودام ہے جو کہ ۹ بھائی اور تین بہنوں میں مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مولوی ظہور احمد خان　　العبد محمد ابراہیم تیر گھر　　گواہ عبد المنان کرنولی

وصیت 16251 :: میں شفیق احمد اے ولد اے احمد شریف قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ والدہ کے نام 27 سینٹ زمین ہے جس میں چار بھائی اور والد صاحب حصہ دار ہیں۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی　　العبد شفیق احمد اے　　گواہ اے احمد شریف

وصیت 16252 :: میں شہید احمد اے ولد اے احمد شریف قوم احمدی عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.09.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ والدہ صاحبہ مرحومہ کے نام 27 سینٹ زمین ہے جس میں ہم چار بھائی اور والد صاحب حصہ دار ہیں۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی　　العبد شہید احمد　　گواہ محمد فضل

وصیت 16253 :: میں محمد یوسف نیاز ولد بشیر احمد پردیسی قوم طاس گوجر پیشہ عرائض نویس عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن لوہارکہ ڈاکخانہ راجوری ضلع راجوری صوبہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 30-9-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک پلاٹ ۴ مرلہ پر ہے جس میں دو کمرے تعمیر ہیں اور پلاٹ اہلیہ کے ساتھ مشترکہ ہے جس کی قیمت اس وقت اڑھائی لاکھ روپے ہے۔ آبائی جائیداد موضع لوہارکہ میں موجود ہے جو برادران ہمشیرہ اور والدہ کے ساتھ مشترکہ ہے اور ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ خاکسار کے پیشہ سے ماہانہ تنخواہ نہیں بلکہ کام کے حساب سے اجرت ہے تقریباً چار ہزار روپے اس سے آمد ہو جاتی ہے۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ چوہدری محمد حنیف　　العبد محمد یوسف نیاز　　گواہ رفیق احمد طارق

وصیت 16254 :: میں امۃ الرشید زوجہ محمد یوسف نیاز قوم طاس گوجر پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 30 ستمبر 2005 ساکن لوہارکا حال راجوری ڈاکخانہ راجوری ضلع راجوری صوبہ جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.9.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی :23 کیرٹ ایک چینی 13.710 گرام قیمت 7952 روپے، انگوٹھی طلائی 3.660 گرام قیمت 2123 روپے سہارے 3.450 گرام قیمت 2000 روپے انگوٹھی 3.110 گرام قیمت 1804 روپے ٹوپس 5.420 گرام قیمت 3144 روپے بالیاں 3.662 گرام قیمت 2200 روپے، کوکا 100 روپے کل مالیت 19323 روپے حق مہر بذمہ خاوند 15000 روپے۔ ایک پلاٹ چار مرلہ کا دو کمروں پر مشتمل ایک رہائشی مکان ہے جسکی موجودہ قیمت اڑھائی لاکھ روپے ہے، مکان خاوند کے ہمراہ مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 8291 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ چوہدری محمد حنیف　　الامۃ :: امۃ الرشید　　گواہ رفیق احمد طارق

وصیت 16255 :: میں خورشید احمد ولد خالد احمد احمدی قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن سدھیسور ساھی ڈاکخانہ تلسی پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عطاء المجیب　　العبد خورشید احمد احمدی　　گواہ سید طیب احمد سلیم

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 56 | Thursday | 22 March 2007 | Issue No. 12

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

پیغامات

برموقع جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

جلسہ سالانہ قادیان 2006 کے موقع پر درج ذیل اعلیٰ حکام کے پیغامات موصول ہوئے ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے

GOVERNOR KARNATAKA

RAJ BHAVAN
BANGALORE

GS/22/MSG/06

December 21, 2006

MESSAGE

I am glad to know that the 115th Annual Convention of the Worldwide Ahmadiyya Muslim Community is being held at Qadian, Punjab during December, 2006.

The two objectives viz., obedience to Lord and love for fellow humans beings, with which Jamaat Ahmadiyya has been started are universal in their importance and therefore merit acceptance. They transcend traditional concepts of religion and nationality. To fulfill these objectives and to demonstrate them in practice, such Conventions are not only welcome but also are a necessity. The paramount imperative for peace, amity and harmony is to help in internalising these values and promote within various countries and across national frontiers. The credibility of such values in day to day life is enhanced through dialogue on these vital issues.

I send my good wishes to the organisers of the Convention. I am thankful to them for their kind invitation but due to certain preoccupations near home prevent me from availing of this generous gesture.

T. N. Chaturvedi
(T.N. CHATURVEDI)

پیغام...... ٹی این چترویدی (گورنر کرناٹک)

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر اپنا 115 واں جلسہ سالانہ دسمبر 2006 میں قادیان پنجاب میں منعقد کررہی ہے۔ دو اہم ترین مقصد، خدا کی اطاعت اور اس کی مخلوق سے محبت کو لیکر جماعت احمدیہ اپنے کردار اور مقبولیت کی وجہ سے عالمگیر سطح تک پہنچ چکی ہے۔ جماعت نے مختلف مذاہب کے عقائد اور مختلف ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کردیا ہے۔ ان مقاصد کو پورا کرنے اور ان کو لاگو کرنے کیلئے ان باتوں کو عملی جامعہ پہنانے کی ضرورت ہے۔ اس قسم کے جلسے صرف خوش آمدید کیلئے نہیں بلکہ آج کی ضرورت ہیں امن، بھائی چارہ اور یکجہتی اور ہمدردی جیسی خوبیوں کو عالمی سطح پر مختلف ممالک میں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کے ذریعہ سے دن بدن زندگی کو اعلیٰ معیار تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

میں اس جلسے کی انتظامیہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان کی دعوت پر دل سے مشکور ہوں۔ لیکن کچھ مجبوریاں اور مصروفیات مجھے اس عام ضیافت سے محروم کررہی ہیں۔ (ٹی این چترویدی)

GOVERNOR OF TAMILNADU

Surjit Singh Barnala
GOVERNOR

Dated. 17.12.2006

Dear Shri Mohammad Nasim Khan,

I have received your letter of invitation for the '115th Annual Convention of Worldwide Ahmadiyya Muslim Community' to be held at Qadian. It is a laudable function organized every year. But I am sorry to inform you that because of other important engagements here it won't be possible for me to attend function.

Wishing the function all success.

Yours sincerely,
Surjit Singh Barnala
(SURJIT SINGH BARNALA)

پیغام...... سرجیت سنگھ برنالہ (گورنر تامل ناڈو)

مجھے عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کے 115 ویں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت ملی جو قادیان میں منعقد ہورہا ہے۔ یہ ایک اہم ترین جلسہ ہے جو ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ لیکن میں یہ خبر دیتے ہوئے بہت معزرت کرتا ہوں کہ کچھ اہم ترین مصروفیات کی بناء پر میرے لئے اس جلسہ میں شامل ہونا ممکن نہیں ہے۔ باوجود اس کے میں جلسہ کی کامیابی کیلئے تہہ دل سے دعا کرتا ہوں۔ (سرجیت سنگھ برنالہ)

भूपेन्द्र सिंह हुड्डा

मुख्य मन्त्री, हरियाणा

संदेश

मुझे यह जानकर अति प्रसन्नता हुई है कि अहमदिया मुस्लिम समुदाय का 115वां वार्षिक सम्मेलन 26 से 28 दिसम्बर, 2006 को गुरदासपुर (पंजाब) में आयोजित किया जा रहा है।

मानवता की सेवा करना, आपसी प्रेम और भाईचारे को घर-घर तक पहुंचाना सभी धर्मों का मूल सिद्धांत है। आज से हजारों वर्ष पूर्व जब मनुष्य को जीने के लिए कुछ नियम और कायदे कानूनों की आवश्यकता हुईतो हमारे धार्मिक गुरूओं, संत महात्माओं और पीर पैगम्बरों ने अपने-अपने धार्मिक ग्रंथों में मानवता के मार्गदर्शन हेतु ऐसे नियमों और आदर्शों को निर्धारित किया, जो आज भी जन-जन के नैतिक व आत्मिक उत्थान के लिए सार्थक सिद्ध हो रहे हैं।

इस्लाम धर्म भी हजारों साल पूर्व मानवता की सेवा के लिए आया। इसके सूफी संतों ने विश्व के कोने-कोने में जाकर स्नेह, आपसी प्यार और मानवता के दीप जलाए। लोगों को हिंसा से दूर किया और उनके दिलों में प्रेम और भाईचारे की जोत जगाई। इसी कड़ी को आगे बढ़ाते हुए अहमदिया मुस्लिम समुदाय ने लोगों की भलाई, समाज में अनपढ़ता को समाप्त करने, नेकी और सच्चाई के रास्ते पर चलने और देश की प्रगति एवं कल्याण के लिए अपनी जिम्मेदारियों का [illegible] किया और इसका प्रचार किया।

आज आवश्यकता इस बात की है कि सभी धर्मों के लोग अपने बुजुर्गों के दिखाए हुए मार्गों का अनुसरण करें। नेकी और सच्चाई के रास्ते पर चलें, करनी और कथनी में कोई अंतर न रखें, अगर इन बातों पर दिल से अमल किया जाए तो एक बार विश्व फिर अपनी खोई हुई मर्यादाओं को प्राप्त करेगा और मानवता का मुरझाया चेहरा खिल उठेगा।

मैं वार्षिक सम्मेलन के सफल आयोजन के लिए सभी अनुयायियों को अपनी हार्दिक बधाई देता हूं।

(भूपेन्द्र सिंह हुड्डा)

پیغام...... بھوپندر سنگھ ہڈا (وزیر اعلیٰ ہریانہ)

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت اپنا 115 واں جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 2006 کو گورداسپور پنجاب میں منعقد کررہی ہے۔ مخلوق کی خدمت کرنا اور آپسی محبت اور بھائی چارے کو گھر گھر پہنچانا تمام مذاہب کا اہم مقصد ہے۔ آج سے ہزاروں تک قبل جب انسان کو زندگی گزارنے کیلئے کچھ اصول اور قوائد کی ضرورت ہوئی تو ہمارے مذہبی رہنماؤں اور پیر پیغمبروں نے اپنی اپنی مقدس کتب کے ذریعہ انسانیت کی رہنمائی کیلئے ایسے اصولوں کو پیش کیا جو آج بھی انسانیت کے دینی و دنیاوی ترقی کیلئے موثر ثابت ہورہے ہیں۔ اسلام مذہب بھی ہزاروں سال پہلے انسانیت کی خدمت کیلئے وجود میں آیا اس کے مجددین نے دنیا کے گوشے گوشے میں جاکر پیار محبت اور نسانیت کے چراغ روشن کئے۔ لوگوں کو نفرتوں سے دور کیا اور ان کے دلوں میں پیار اور بھائی چارے کی شمع روشن کی۔ اسی قدم کو آگے بڑھاتے ہوئے احمدیہ مسلم جماعت نے بھی مخلوق کی بہبود اور لاعلمیت کو ختم کرنے نیکی اور سچائی کے راستہ پر چلنے اور ملک کی فلاح و بہبود کیلئے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کیا اور اس کی تبلیغ کی۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ سبھی مذاہب کے عقیدتمند اپنے رہنماؤں کے دکھائے ہوئے راستہ کو اپنائیں۔ نیکی اور سچائی کے راستہ پر چلیں۔ علم اور عمل میں کوئی فرق نہ رکھیں۔ اگر ان باتوں پر دل سے عمل کیا جائے تو ایک بار دنیا پھر اپنی کھوئی ہوئی روحانیت کو حاصل کرلے گی۔ اور انسانیت کا مرجھایا چہرہ کھل اُٹھے گا۔ میں جلسہ میں شامل ہونے والوں اور منتظمین کو مبارکباد دیتا ہوں۔ (بھوپندر سنگھ ہڈا)